

حضرت عمر فاروق کے دل فرور واقعات پر مبنی تصنیف

عمر حضرت فاروق

کے
ستو واقعات



الکتاب پبلشرز

مضامین

عالمہ محمد سعید قادری

حضرت سید فاروقؒ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

عُصْرَتِ فَا رُوق

کے
سَوَاقِعَات

مصنف:

علامہ محمد سعید قادری

پیشکش کنندہ

Ph: 37352022

الکتاب سیر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سوانحیات
مصنف:	علامہ محمد مسعود قادری
پیشرو:	اکبر بک میلرز
تعداد:	600
قیمت:	120/-

..... کے گاہک

اکبر بک میلرز

Ph: 042-3502322
Mob: 9993-4677371

لاہور

انتساب

امام العصر، یگانہ زمانہ

ابوعلی الحسن بصری رضی اللہ عنہ

کے نام

پہلی اڑاں سے گونج اٹھی کعبہ کی فضاء
 ایماں لایا جب شہ والا گھر عمر
 ہوتا عمر جو ہوتا نبی کوئی میرے بعد
 اس قول مصطفیٰ ﷺ سے بھی ہے مستر عمر
 سب کارنامے زندہ جاوید اس کے ہیں
 اسلام کا وقار و عظم سر بسر عمر

فہرست

نمبر شمار	عنوان	نمبر شمار
11	حرف آغاز	۱
13	مختصر حالات	۲
15	قبول اسلام کا واقعہ	۳
20	ابو جہل قبول اسلام کی خبر سن کر آگ لگولا ہو گیا	۴
21	خانہ کعبہ میں قبول اسلام کا اعلان فرمایا	۵
22	قبول اسلام کے بعد تبلیغ اسلام میں آسانی ہو گئی	۶
23	اطالیہ ہجرت فرمائی	۷
25	اذان کی ابتداء آپ ﷺ کے خواب سے ہوئی	۸
27	عمر رضی اللہ عنہ کی مثال نوح اور موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے	۹
29	ہمارے مقتولین جنتی اور تمہارے مقتولین جہنمی ہیں	۱۰
31	سجادیہ میں بطور گواہ حبلہ کے	۱۱
33	غزوہ احنین میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا	۱۲
34	حضور نبی کریم ﷺ سے قرابت و ادبی	۱۳
36	حضور نبی کریم ﷺ کا طاعیر کی وصال	۱۴

- ۱۳۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلے بیعت کی 38
- ۱۴۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خلیفہ مقرر کرنے کی سفارش 40
- ۱۵۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو معاف فرما دیا 41
- ۱۶۔ عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا گیا ہے 43
- ۱۷۔ آپ رضی اللہ عنہ کا جنتی محل 44
- ۱۸۔ تدوین قرآن کا مشورہ 45
- ۱۹۔ کسی چیز کے لئے دست دراز نہ ہوں گا 47
- ۲۰۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے بہت لے جانا ممکن نہیں 48
- ۲۱۔ بغض رکھنے والوں پر فرشتوں کی لعنت 50
- ۲۲۔ امت کی نجات کا ذریعہ 51
- ۲۳۔ خلیفہ مقرر کیا جانا 53
- ۲۴۔ خلافت کے حقائق حضور نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی 54
- ۲۵۔ اعر خلافت کا خوف 56
- ۲۶۔ خلیفہ اور بادشاہ کا فرق 57
- ۲۷۔ حضرت ابوسعیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لئے مقرر ہوا 58
- ۲۸۔ بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آنا 59
- ۲۹۔ کسی آزاد شخص کی ماں نہ تنگی جائے 60
- ۳۰۔ زمین وقف کر دی 62
- ۳۱۔ خوف آخرت 63
- ۳۲۔ حضور نبی کریم ﷺ کی قربت کو ترجیح دینا 65

- ۶۶ ۲۳ خدمتِ خلق
- ۶۸ ۲۴ کاشانہ نبوت ﷺ کو مقدم رکھنا
- ۶۹ ۲۵ شان میں گستاخی کرنے والا بندہ بن گیا
- ۷۰ ۲۶ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی توقیر
- ۷۱ ۲۷ مال کی شرارت سے پناہ خداوندی طلب کرنا
- ۷۳ ۲۸ بیت المال سے شہد لوگوں کی اجازت سے لیا
- ۷۴ ۲۹ بیت المال سے مال لینا گوارا نہ کیا
- ۷۵ ۳۰ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت
- ۷۶ ۳۱ آپ ﷺ کی چادر سے آگ بجھ گئی
- ۷۷ ۳۲ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہا کو خبردار کرنا
- ۷۸ ۳۳ دریائے نیل کا پانی جاری ہو گیا
- ۷۹ ۳۴ اہل قبر سے گفتگو کرنا
- ۸۰ ۳۵ میں تیری پکار پر حاضر ہوں
- ۸۲ ۳۶ ٹھیک شیروں کا حفاظت فرمانا
- ۸۳ ۳۷ زلزلہ ختم ہو گیا
- ۸۴ ۳۸ بدبختی کا انجام
- ۸۵ ۳۹ جنگِ قادسیہ میں لشکرِ اسلام کی فتح پر بہت خوش ہوئے
- ۸۷ ۴۰ بیت المقدس کی فتح اور حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا اذان دینا
- ۸۹ ۴۱ ہجرِ حجاز کا قبول اسلام
- ۹۱ ۴۲ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے حجابِ خلق

- ۵۳۔ بیت المال کا قیام 93
- ۵۴۔ بیت المال سے دہکھیفہ مقرر کیا جاتا 95
- ۵۵۔ انصاف کا تقاضہ 96
- ۵۶۔ فیصلہ قرآن و سنت کی روشنی میں ہے 97
- ۵۷۔ بیٹے پر شرعی حد خود نافذ فرمائی 98
- ۵۸۔ انصاف کو ملحوظ رکھتے تھے 99
- ۵۹۔ حق بات کا فیصلہ 100
- ۶۰۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہے 101
- ۶۱۔ جواہرات بیت المال میں جمع کروا دیئے 103
- ۶۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو تسبیح فرماتا 104
- ۶۳۔ معاملہ خلافت سے سراسر چھوٹ چاؤں 106
- ۶۴۔ لباس میں چاہا بچہ نہ ہوتے تھے 108
- ۶۵۔ مجز و انکساری 110
- ۶۶۔ مال کے خرچ کا خوف 111
- ۶۷۔ دو چیزیں کھانے میں جمع کرنے کی ممانعت 113
- ۶۸۔ غذا انتہائی سادہ تھی 114
- ۶۹۔ لباس کی سادگی 116
- ۷۰۔ دنیاوی چیزوں سے لطف اندوز نہیں ہوتے تھے 117
- ۷۱۔ پاک دامن عورت کی مانند اس کا نکاح نہ کرنا 118
- ۷۲۔ جس کی اللہ تعالیٰ پر ایمان پڑی کہے اسے ظاہر شر کرنا 120

- ۱۲۲۔ مہمان کی عزت افزائی
- ۱۲۳۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کا احترام
- ۱۲۴۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تعریف فرماتا
- ۱۲۵۔ قافلے کی حفاظت فرماتا
- ۱۲۶۔ منافق کا سر قلم کر دیا
- ۱۲۷۔ عوام کا خادم
- ۱۲۹۔ یہ تحریر میرے ساتھ قبر میں رکھ دینا
- ۱۳۱۔ قحط سالی میں لوگوں کی مالی و اخلاقی معاونت فرماتا
- ۱۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیٹی
- ۱۳۴۔ خوف خداوندی
- ۱۳۵۔ لوگوں کے مابین عداوت کے خوف سے آنسو بہاتا
- ۱۳۶۔ کاش میں ایک نکاح ہوتا
- ۱۳۷۔ جوانی سے نفع اٹھائیں اور بڑھاپے کا خیال نہ رکھیں
- ۱۳۸۔ آڑی کا بچا اور اس کا باپ ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں
- ۱۴۰۔ ایک نوجوان کی گریہ و زاری نے جگر جلادیا
- ۱۴۳۔ کنبل کا لباس پہنا دیا
- ۱۴۴۔ اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ) اتم مجھے یوں ملامت نہ کرو
- ۱۴۶۔ اللہ اس وقت تک ذلین نہیں کرتا جب تک برائی حد سے نہ گزرے
- ۱۴۷۔ قرض کی ادائیگی کی فکر
- ۱۴۸۔ ازواج مطہرات سے کچھ کو مقدم رکھتا

- ۹۳۔ میزبانی کا حق 149
- ۹۴۔ غرور کا علاج 151
- ۹۵۔ تم نے مجھے اس عظیم ذات کی یاد دلا دی 152
- ۹۶۔ ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید 153
- ۹۷۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت 154
- ۹۸۔ حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں سپرد خاک ہونے کی خواہش 157
- ۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وصیت 158
- ۱۰۰۔ امر خلافت کے لئے چھ حاضر دیکھیں 159



حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا اہم زبان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ ہدایت پر بے شمار درود و سلام۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ نے جب ابتداء میں دینِ اسلام کی تبلیغ کی تو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور پھر آپ ﷺ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ذریعے دینِ اسلام کو تقویت عطا فرمائی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی زندگی دینِ اسلام کی ترقی و ترویج کے لئے وقف کر دی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کو احاطہ تحریر میں لانا ممکنات میں سے نہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہوتا۔

عمر بن خطاب جب فاروق بن کر آ گیا

مجلس کفر و شرک پر اک سنا پھا گیا

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ عمر (رضی اللہ عنہ) کے

اسلام لانے کی خوشیاں آسمان پر بھی مٹائی جا رہی ہیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے رعب و وہب سے شیطان بھی خائف تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے راستے سے دور ہو جاتا تھا اسی لئے حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے بقدر قدرت میں میری جان ہے عمر (رضی اللہ عنہ) جس راستہ پر چلا ہے شیطان اس راستے سے دور ہو جاتا ہے۔

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ محدث بھی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے محدث ہونے کے متعلق صحیحین کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے قبل جتنی بھی امتیں گزری ہیں ان میں محدث ہوئے ہیں اور میری امت کا محدث بلاشبہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہے۔

الغرض حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ زیر نظر کتاب ”حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سوانحیات“ کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ بارگاہِ خداوندی میں اٹھا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پاک مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

مختصر حالات

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت واقعہ نیل کے تیرہ برس بعد مکہ مکرمہ میں ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام خطاب ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حمہ بنت ہاشم ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب انھوں پشت میں حضور نبی کریم ﷺ سے جاتا ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ توانا جسم اور عمدہ صلاحیتوں سے مزین تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ علم الانساب کے ماہر تھے اور شعر و شاعری کا ذوق بھی رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت کی بناء پر زمانہ جاہلیت میں قریش اپنا سفیر مقرر کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان پہلوؤں سے بھی بخوبی آگاہ تھے اور ماہر شمشیر زن اور ماہر نیزہ باز بھی تھے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بہت جلد نبوی ﷺ کے دوسرے بریں اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ہر مشکل وقت میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ رہے اور اپنی جان و مال کے ذریعے دین اسلام کی خدمت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد خلیفہ بنے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دین اسلام کی سرحدیں مشرق تا مغرب پھیل گئیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مسلمانوں پر لوہات کا دروازہ کھل گیا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہجری سال کا آغاز ہوا۔

انتظامی امور کے لئے دفاتر کا قیام عمل میں آیا، بیت المال کا قیام عمل میں لایا گیا، مجلس شوریٰ قائم کی گئی، محکمہ پولیس کی بنیاد رکھی گئی، محکمہ فوج قائم کیا گیا، صدقہ کا مال خرچ کرنے کی ممانعت کی گئی، عوام الناس کی حالت سے آگاہی کے لئے رات کے وقت گشت کو معمول بنایا گیا، نماز جنازہ میں چار تعمیریں پڑھنے کا طریقہ رائج ہوا، نماز تراویح باجماعت اور انگلی کو معمول بنایا گیا، تجارتی گھوڑوں پر زکوٰۃ وصول کی گئی، عداوتی نظام کا قیام عمل میں آیا، جیل خانے قائم کئے گئے، مساجد تعمیر کی گئیں، مدرسے قائم کئے گئے، محکمہ تعلیم کا قیام عمل میں آیا، نہری نظام جاری کیا گیا، فوجی چھاننیوں تعمیر کی گئیں، مقبوضہ ممالک کو صوبوں کا درجہ دیا گیا، اذان فجر میں اُصلوٰۃ خیر من النعم کا اضافہ کیا گیا، مسافروں کے لئے مہمان خانے تعمیر کروائے گئے، فوجی دفاتر قائم کئے گئے، بیت المال سے غیر مسلموں کے وظیفے جاری کئے گئے، لاوارث بچوں کی پرورش کے لئے روزینوں کا اجراء کیا گیا، فوجی اصطبل کا قیام عمل میں آیا، غلہ کے لئے گودام تعمیر کئے گئے، عمال کی تقرریاں اور ان کے محاسبہ کا قانون بنایا گیا، زمینوں کی پیمائش اور ان کا ریکارڈ مرتب کیا گیا، دریائی پیدوار پر محصول لگایا گیا اور ایک ساتھ ہی جانے والی حلاقوں کو طلاق بائن قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار کام تھے جن کی بناء پر آپ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کو منفرد حیثیت حاصل ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ ہجری کو مدنی ہوئے اور وصال

یکم محرم الحرام ۲۴ھ بروز ہفتہ ہوا۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک قریباً تریسٹھ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں روئے رسول اللہ ﷺ میں مدفون کیا گیا۔

قصہ نمبر ۱

قبول اسلام کا واقعہ

حضور نبی کریم ﷺ نے جب نبوت کا اعلان کیا اس وقت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عمر سہارک قریب سا تیس برس تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب توحید کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ابتداء میں اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی۔

”اے محمد بن خطاب (رضی اللہ عنہ) یا عمر بن ہشام دونوں یا دونوں میں سے ایک کے ذریعے اسلام کی خدمت فرما۔“

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی دعا کو شرف قبولیت بخشی اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو خاندان کے دیگر لوگوں اور آپ رضی اللہ عنہ سے چمپا رکھا تھا۔ اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ایک اور شخص حضرت عیم بن مہدائہ رضی اللہ عنہ بھی اسلام قبول کر چکے تھے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والوں کے ساتھ ہمہایت تھے

سے پیش آتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ اسی کیفیت میں سکوار نیام سے نکالے جا رہے تھے راستہ میں حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔

حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھا تو پوچھا کیوں عمر (رضی اللہ عنہ)! کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ ﷺ نے کہا میں آج عمر (رضی اللہ عنہ) کو قتل کرنے کی غرض سے نکلا ہوں۔

حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر کہا عمر (رضی اللہ عنہ)! تمہیں تمہارا نفس دھوکہ دے رہا ہے، تم کیا سمجھتے ہو اگر تم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو قتل کر دیا تو نبی عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں جہنم دیں گے، تم زمین پر چلنے کے قابل نہیں رہو گے اور حضور نبی کریم ﷺ کو قتل کرنے سے پہلے تم اپنے گھر کی خبر لو، تمہاری بہن اور بہنوئی نے اسلام قبول کر لیا ہے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی جہودی اختیار کر لی ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو راستہ بدل کر اپنی بہن کے گھر روانہ ہو گئے۔ آپ ﷺ کی بہن اور بہنوئی کے گھر اس وقت حضرت خیاب بن الارت رضی اللہ عنہ موجود تھے جو انہیں سورۃ طہ کی تعلیم دے رہے تھے۔ آپ ﷺ کے قدموں کی آہٹ سن کر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت خیاب بن الارت رضی اللہ عنہ کو گھر کے ایک کونے میں چھپا دیا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا تم لوگ ابھی کیا پڑھ رہے تھے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت خطاب نے کہا کچھ بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے کہا کیوں نہیں، میں نے خود اپنے کانوں سے تم دونوں کو کچھ پڑھتے سنا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے تم دونوں نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے جہن کی جہودی اختیار کر لی ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ کہتے ہی اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے منہ پر طمانچہ دے مارا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت خطاب شوہر کو بچانے کے لئے آگے بڑھیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دھکا دے مارا جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور خون بہنا شروع ہو گیا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے جلال کی پرواہ کئے بغیر کہا۔

”ہاں اہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ پر دل و جان سے ایمان لے آئے ہیں۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا سخت لہجہ اور بہن کا بہتا ہوا خون دیکھا تو شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے اچھا مجھے بھی وہ صفحات دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ میں تمہیں وہ پڑھ کر واپس کر دوں گا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت خطاب نے کہا۔

”ان صفحات کو کوئی ناپاک شخص نہیں چھو سکا اس کے لئے پہلے تمہیں غسل کرنا ہوگا۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور اپنی بہن اور بہنوئی سے ان اوراق کا مطالبہ کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت خطاب نے خود سورۃ طہ کی تلاوت شروع کی۔ جب وہ اس آیت پر پہنچیں:

اَتَّبِعْنِي اَیُّهَا النَّبِیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمْ الصَّلٰوةَ لِیَذِکَّرَیْ

”اے نبی! میں ہی اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اس لئے تم میری عبادت کرو اور میری ہی پاد میں نماز پڑھا کرو۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو نکل گئے اور کہنے لگے کس قدر اچھا اور عظمت والا کلام ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ بے اختیار پکار اٹھے۔
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَشَهِدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
 ”میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور
 حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔“

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ جو کہ گھر کے اندر چھپے ہوئے تھے انہوں نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے یہ کلمات سنے تو باہر نکل آئے اور کہنے لگے عمر (رضی اللہ عنہ) اللہ کی قسم! میں نے کل ہی حضور نبی کریم ﷺ کو دعا فرماتے سنا تھا۔

”اے عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) اور عمر بن ہشام دونوں میں سے ایک کے ذریعے دین اسلام کو تقویت پہنچا۔“
 اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی دعا قبول فرمائی اور دین اسلام کو تمہارے ذریعے تقویت پہنچائی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قلب پر رقت طاری ہو گئی اور آپ رضی اللہ عنہ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے مجھے اسی وقت حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ۔

حضور نبی کریم ﷺ اس وقت کو وصفا کے نواح میں دار ارقم میں موجود تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دار ارقم روانہ ہو گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو حضور نبی کریم ﷺ کو اس بات کی اطلاع پہنچائی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے

پاس موجود تھے انہوں نے جب آپ ﷺ کے متعلق سنا تو فرمایا۔

”عمر (رضی اللہ عنہ) کو اپنے دوا کر تو وہ بھلائی کے ارادے سے آیا ہے

تو اس کے ساتھ بھلائی ہی ہوگی اور اگر وہ کسی برائی کے ارادے

سے یہاں آیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جس وقت دار ارقم میں داخل ہوئے تو حضور

نبی کریم ﷺ نے آپ ﷺ کا دامن پکڑ کر فرمایا۔

”عمر (رضی اللہ عنہ) اکیا ارادہ لے کر آئے ہو؟“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسلام قبول

کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ ﷺ کی بات سن کر

نعرہ تکبیر بلند کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا جس سے

کوہ صفا کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔



قصہ نمبر ۲

ابو جہل قبولِ اسلام کی خبر سن کر آگ بگولا ہو گیا

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو آپ رضی اللہ عنہ ابو جہل کے گھر تشریف لے گئے۔ ابو جہل نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر کہا اے بھانجے اکیسے آئے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”میں تمہیں بتانے آیا ہوں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اگر اب تم نے حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں کچھ غلط کیا یا کہا تو مجھ سے برا کچھ نہ ہوگا۔“

ابو جہل نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو جہنم میں آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا تم اور تمہاری اطلاع دونوں ذلیل ہوں۔



قصہ نمبر ۲

خانہ کعبہ میں قبول اسلام کا اعلان فرمانا

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب ہمارا دین بحق ہے اور مشرکین باطل ہیں تو پھر ہم اس دین کو پوشیدہ رکھ کر کیوں عبادت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ مجھے اجازت دیجئے، رب کعبہ کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اسلام قبول کرنے سے پہلے میں کفریہ مجالس میں بھی اعلانیہ شرکت کرتا تھا اب میں دین اسلام کی محافل کا بھی خوب چرچا کروں گا اور دیکھوں گا کہ کس میں اتنی جرأت ہے کہ وہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف گندی نظروں سے دیکھ سکے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی اجازت سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ تشریف لے گئے اور مشرکین مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جو مجھے جانتا ہے اسے خوب معلوم ہے اور جو مجھے نہیں جانتا اسے معلوم ہونا چاہئے کہ میں عمر (رضی اللہ عنہ) بن خطاب ہوں۔ میں نے اسلام قبول کر لیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت اختیار کر لی ہے میں تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت کی دعوت دیتا ہوں اگر تم نے اس دعوت کو قبول کرنے میں سستی دکھائی تو جلد میری تلواریں تمہاری گردنوں پر ہوگی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد جاری رکھا۔



واقعہ نمبر ۴

قبول اسلام کے بعد تبلیغ اسلام میں آسانی ہو گئی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو اسلام کھل کر سامنے آ گیا اور اس کی انقلابی دعوت دی جانے لگی۔ ہم خانہ کعبہ کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھنا شروع ہو گئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے لگے اور زیادتی کرنے والوں سے سختی سے پیش آنا شروع ہو گئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بعد ایک روز حضور نبی کریم ﷺ عہدہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے خانہ کعبہ تشریف لے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے دائیں جانب حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ، بائیں جانب حضرت سیدنا حمزہؓ سامنے حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ اور سب سے آگے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیروں میں خانہ کعبہ پہنچے اور نماز عہدہ ادا فرمائی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خانہ کعبہ میں نماز کی ادائیگی کو دیکھ کر مشرکین کے دل آگ بکھلا ہو گئے مگر حضرت سیدنا حمزہؓ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے رعب و زہد نے انہیں اس سے روک رکھے۔

واقعہ نمبر ۵

اعلانہ ہجرت فرمائی

حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے جب مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی اجازت دی گئی تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ واحد شخص تھے جنہوں نے اعلانہ ہجرت کی تھی۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں سوائے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جس نے اعلانہ ہجرت کی ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ ہجرت سے پہلے خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور کھوار پیام سے نکال لی۔ پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر سردارانِ قریش کے پاس گئے اور ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اپنی عقل خراب کرنا چاہے، تم میں سے کوئی ہے جو اپنی ماں کو بے اولاد کرنا چاہے، تم میں سے کوئی ہے جو اپنی اولاد کو یتیم کرنا چاہے، تم میں سے کوئی ہے جو اپنی بیوی کو یتیم کرنا چاہے اگر کسی کا ارادہ ہے تو وہ میرے مقابلے میں آئے۔“

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قریش کے تمام سردار حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تقریر سن کر گھبرا گئے اور کسی میں اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ

آپ رضی اللہ عنہ کا راستہ روکا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے قبل قبا میں قیام کیا جہاں آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کے وہ لوگ جو مسلمان ہو چکے تھے وہ آپ رضی اللہ عنہ سے آن ملے اور پھر آپ رضی اللہ عنہ ان سب کے ہمراہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ آمد کے بعد مہاجرین اور انصار میں اخوت اور بھائی چارہ کا رشتہ قائم کیا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رشتہ حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ سے قائم کیا گیا جو کہ قبیلہ بنی سالم کے معزز رئیسوں میں شمار ہوتے تھے۔



واقعہ نمبر ۶

اذان کی ابتداء آپ رضی اللہ عنہ کے خواب سے ہوئی

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کے بعد اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ کوئی ایسی علامت مقرر کی جائے جس سے لوگوں کو نماز کے وقت کا پتہ چل جائے چنانچہ ایک تجویز حضور نبی کریم ﷺ کو یہ دی گئی کہ نماز سے پہلے بگل بھایا جائے مگر حضور نبی کریم ﷺ نے اس طریقہ سے انکار کر دیا کیونکہ یہ طریقہ یہود کا تھا۔ ایک تجویز یہ دی گئی کہ آگ جلائی جائے جس سے پتہ چل جائے نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس تجویز کو بھی رد کر دیا کیونکہ یہ مجوسیوں کا طریقہ تھا۔ ایک تجویز یہ دی گئی کہ ناقوس بجا کر نماز کا اعلان کیا جائے مگر حضور نبی کریم ﷺ نے یہ طریقہ بھی رد کر دیا کیونکہ ناقوس بجانے کا طریقہ عیسائیوں کی عبادت گاہوں میں رائج تھا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اس محفل میں موجود تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے خواب سے آگاہ کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے گزشتہ رات خواب میں کسی کو کہتے سنا کہ نماز کے لئے اذان کہو۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خواب کے بعد اپنے خواب کا ذکر کیا جس میں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے دو ہنر

چادریں پہن رکھی تھیں اور اس نے اذان کے کلمات نہیں سکھائے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اس تجویز کو پسند کیا اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ اذان کے کلمات حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائیں۔ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اذان کے کلمات سیکھنے کے بعد پہلی مرتبہ اذان دی اور یوں نماز سے پہلے باقاعدہ اذان دینے کا طریقہ رائج ہوا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اذان کی آواز سن کر حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ یہ وہی کلمات ہیں جو مجھے خواب میں سنائی دیے تھے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بتائے ہوئے کلمات کی تصدیق کی۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”مجھے وحی کے ذریعے پہلے ہی یہ کلمات بتا دیے گئے تھے مگر میں اس کی تصدیق اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چاہتا تھا۔“



واقعہ نمبر ۷

عمر رضی اللہ عنہ کی مثال نوح اور موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے

حق و باطل کی اس لڑائی میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار نمایاں رہا۔ جنگ بدر کی تمام تر جنگی حکمت عملی حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشوروں سے طے کی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے گرفتار شدہ مشرکین کے ساتھ سلوک کے بارے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابرین سے مشورہ کیا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ قریش مکہ کے جو جنگی قیدی ہیں ان میں سے اکثریت آپ ﷺ کے خاندان کے لوگوں کی ہے پھر راتے ہے کہ آپ ﷺ ان سے مناسب فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیں اور جو فدیہ ہمیں ملے اس سے مسلمانوں کی مالی حالت بہتر کرنے میں مدد ملے اور ہم کو بھی مصارف کو بھی پورا کر سکیں۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس معاہدے میں اپنی رائے یوں دی۔

”اللہ کی قسم! میری رائے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی

نہیں۔ میری رائے میں قریش کا سر تسلیم کر دینا چاہئے تاکہ کفار

مکہ جان جائیں کہ ہمارے دل میں ان کے لئے کوئی نرم گوشہ نہیں۔“

اس طرح وہ ہماری سخت دیکھیں گے تو ان کی کمر ٹوٹ جائے گی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو غصے کے اندر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد تشریف لائے اور فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ بعض کے دل نرم کر دیتا ہے تو وہ دودھ سے بھی زیادہ

نرم ہو جاتے ہیں اور بعض کے دل سخت کر دیتا ہے تو وہ پتھر سے

بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی مثال ابراہیم

علیہ السلام جیسی ہے جو بارگاہِ الہی میں عرض کرتے ہیں کہ جو میری

بات مان لے وہ میرے ساتھ ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو

اس کی مغفرت فرما اور تو رحم کرنے والا ہے۔ اور ابو بکر (رضی اللہ عنہ)

تمہاری مثال عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے جو بارگاہِ الہی میں عرض کرتے

ہیں کہ انہیں عذاب دے تو حق ہے کہ یہ تیرے بندے ہیں اور

اگر انہیں بخش دے تو حیرا اختیار ہے کہ تو غالب و حکیم ہے اور

اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تمہاری مثال نوح علیہ السلام کی سی ہے جو بارگاہِ

الہی میں عرض کرتے ہیں کہ زمین پر کسی کافر کو نہ رہنے دے اور

عمر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے جو بارگاہِ الہی میں

عرض کرتے ہیں ان کے مال جہاں کر دے ان کے دلوں کو سخت

کر دے یہ دودھ پاک عذاب دیکھے بغیر ماننے والے نہیں ہیں۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے پر متحدہ کفارِ قدیم لے کر آزاد کر دیے۔



واقعہ نمبر ۸

ہمارے مقتولین جنتی اور تمہارے مقتولین جہنمی ہیں

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں حضور نبی کریم ﷺ کے شانہ بشانہ شریک ہوئے اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ جب اُحد پہاڑ کی چاب قلعیات دست نے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے برعکس ہچکچھوڑ دی اور خالد بن ولید نے پشت سے حملہ کر کے مسلمانوں کی کمر توڑ دی اور حضور نبی کریم ﷺ کے شہید ہونے کی خبر مشہور ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ جوش میں آگئے اور کفار کے قتال میں اور زیادہ جوش سے مشغول ہو گئے۔ اس دوران جب خبر ملی کہ حضور نبی کریم ﷺ زخمی ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حضور نبی کریم ﷺ کو لے کر ایک محفوظ مقام پر منتقل ہو گئے۔ اس دوران ایوسطیان نے اونچی آواز میں کہا اے گروہ محمد (ﷺ) کیا تم میں محمد (ﷺ) ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خاموش رہنے کا حکم دیا۔ کچھ دیر بعد کوئی جواب نہ پا کر ایوسطیان نے پھر اونچی آواز میں پکارا اے گروہ محمد (ﷺ) کیا تم میں ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ اس مرتبہ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ ایوسطیان کچھ دیر بعد پھر چلایا ضرور یہ لوگ مارے گئے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی برزہ رسائی سن کر پکارا۔

”اے دشمن خدا! ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔“

ابوسفیان نے یہ سن کر پکارا اہل بلند ہوا، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

حضور نبی کریم ﷺ کی اجازت سے پکارا۔

”اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے۔“

ابوسفیان نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر کہا کہ معرکہ احد،

معرکہ بدر کے برابر ہو گئی یعنی ہم نے بدر کا بدلہ لے لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم

ﷺ کے فرمانے پر پکارا۔

”تمہیں ابوسفیان! یہ برابری نہیں کیونکہ ہمارے مقتولین جنت

میں ہیں اور تمہارے مقتولین جہنم میں ہیں۔“

ابوسفیان نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو گھڑا دوڑاتے

ہوئے بھاگ گئے۔



واقعہ نمبر ۹

صلح حدیبیہ میں بطور گواہ دستخط کئے

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں صلح حدیبیہ کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ اللہ کے سچے نبی نہیں؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”عمر (رضی اللہ عنہ)! میں اللہ کا سچا نبی ہوں۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

”کیا ہم حق پر اور کفار پر باطل پر نہیں؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”بے شک ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

”پھر آپ ﷺ نے دین کے معاملے میں ہم پر یہ ولایت کیوں

گودا کی؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔“

پھر یہ مدعا ضرور فرماتے تھے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ نہیں فرماتے ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”کیا میں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ ہم اس سال طواف کریں گے۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

”ان شاء اللہ تم ضرور بیت اللہ شریف کا طواف کرو گے۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گیا اور ان سے وہی سوال پوچھے جو میں نے حضور

نبی کریم ﷺ سے پوچھے تھے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔

”عمر (رضی اللہ عنہ) یاد رکھو! حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے بندے اور

رسول ہیں وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے تم بھی ان کا دامن پکڑے

رکھو اللہ کی قسم! حضور نبی کریم ﷺ حق پر ہیں۔“

معاہدہ حدیبیہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ حضرت سیدنا عمر فاروق

رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی ہاتھوں کو دھکے دیے۔



واقعہ نمبر ۱۰

غزوہ حنین میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم وادی حنین کی جانب روانہ ہوئے اور دشمن جو پہلے سے ہی وادی کی گھاٹیوں میں گھات لگائے بیٹھا تھا اس نے ہم پر حملہ کر دیا اور ہم شکست کھا کر یوں بکھرے کہ واپس پلٹنے نہیں تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ ایک جگہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے پکارا کہ کہاں جاتے ہو میری جانب آؤ میں اللہ کا رسول ہوں میں محمد (ﷺ) بن عبد اللہ ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی اس پکار کا بھی کچھ اثر نہ ہوا اور ہر کوئی بھاگے جا رہا تھا۔ اس موقع پر مہاجرین اور انصار کے کچھ لوگ اور آپ ﷺ کے خاندان کے افراد کے علاوہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما ثابت قدم رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے خاندان کے افراد میں سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیدنا عباس، حضرت سیدنا فضل بن عباس، حضرت اسامہ بن زید، حضرت ربیعہ بن عمارت اور حضرت ابو طلحہ ان تمام حارث بھی شہید ہوئے۔



قصہ نمبر ۱۱

حضور نبی کریم ﷺ سے قرابت داری

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، رشتہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے خسر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام حصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ سے ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب میری بہن ام حصہ رضی اللہ عنہا، حضرت حمیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد یدہ بنوئیں تو والد بزرگوار حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارا نکاح حصہ رضی اللہ عنہا سے کروں۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب فرمایا کہ مجھے اس معاملہ میں غور کرنے دو۔ جب کچھ دن گزرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس معاملے میں دریافت کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ والد بزرگوار نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس انکار کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس معاملے میں بات کی اور انہیں کہا کہ اگر وہ چاہیں تو میں ان کا نکاح اپنی بیٹی حصہ رضی اللہ عنہا سے کروادوں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا حضور نبی کریم ﷺ کے گوش گزار کرتے ہوئے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”عمر (رضی اللہ عنہ) اتم فکر مند نہ ہو حصہ (رضی اللہ عنہ)، عثمان (رضی اللہ عنہ) سے
بہتر آدمی سے نکاح کرے گی اور عثمان (رضی اللہ عنہ)، حصہ (رضی اللہ عنہ)
سے بہتر عورت سے نکاح کرے گا۔“

حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں چنانچہ کہ عرصہ کے بعد میری بہن
کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ ہے ہو گیا اور حضرت سیدنا عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کا نکاح حضور
نبی کریم ﷺ کی دوسری صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) سے ہوا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نے ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق
(رضی اللہ عنہ) سے اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت ام حصہ (رضی اللہ عنہا) سے نکاح نہ کرنے کے
مصلحت دریافت کیا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ
نے میرے سامنے حضرت حصہ (رضی اللہ عنہا) کا ذکر کیا تھا جس کی وجہ سے میں نے تمہیں
انکار کر دیا اور حضور نبی کریم ﷺ کا راز افشا نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے تمہیں اس
بار سے میں نہ بتایا جب تک ام حصہ (رضی اللہ عنہا) کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ سے نہ ہو گیا۔
اگر حضور نبی کریم ﷺ ام حصہ (رضی اللہ عنہا) سے نکاح نہ کرتے تو پھر میں ضرور ان سے
نکاح کر لیتا۔



قصہ نمبر ۱۲

حضور نبی کریم ﷺ کا ظاہری وصال

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو لوگ جھوم کی صورت جمع ہوئے اور رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ فرشتوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو کپڑوں میں لپیٹ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال مبارک کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ بعض نے حضور نبی کریم ﷺ کی موت کو جھٹلایا، بعض کو گتے ہو گئے اور طویل مدت کے بعد بولنا شروع کیا، بعض لوگوں کی حالت خراب ہو گئی اور وہ بے معنی باتیں کرنے لگے، بعض حواس باختہ ہو گئے اور بعض غم سے بے حال ہو گئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی موت کا انکار کر دیا تھا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غم سے بے حال ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو گوتے ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی نکواریاں سے نکال لی اور اعلان کیا اگر کسی نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرح چالیس دن کے لئے اپنی قوم سے پوشیدہ ہو گئے ہیں اور چالیس دن بعد واپس لوٹ آئیں گے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو اس وقت نبی جارت بنی خزرج میں

موجود تھے انہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر ملی تو فوراً تشریف لائے اور حضور نبی کریم ﷺ کے ماتھے کا بوسہ لیا اور عرض کیا:

”یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں
اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دو بار موت کا حشر نہیں پھکائے گا۔ اللہ
تعالیٰ کی قسم! آپ ﷺ وصال فرما گئے۔“

پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس باہر تشریف
لائے اور فرمایا۔

”اے لوگو! جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھے محمد ﷺ
وصال فرما گئے اور جو محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتا تھا تو جان
لے وہ زندہ اور کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور محمد
ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول ہو چکے تو کیا
اگر وہ وصال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم لئے پاؤں پھر
جاؤ گے۔“

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت سیدنا ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی تو معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں سے کوئی
پہلے اس آیت کو جانتا نہ تھا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بروی ہے کہ جب میں نے حضرت سیدنا
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے منہ سے یہ آیت سنی تو مجھے یقین ہوا کہ واقعی حضور نبی کریم ﷺ
کا وصال ہو گیا ہے۔

قصہ نمبر ۱۳

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلے بیعت کی

مدینہ منورہ میں منافقین کا ایک گروہ جو بظاہر مسلمان تھا مگر حقیقت میں دین اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف تھا اور اسلام دشمنی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا اس گروہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد جانشینی کا مسئلہ کھڑا کر دیا۔ سقیفہ بنو ساعدہ میں انصار جمع ہو گئے اور انہوں نے جانشینی کا دعویٰ کیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت ابوسعید بن الخدری رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لیا اور وہاں پہنچے۔

دورانِ گفتگو انصار نے مطالبہ کیا کہ ایک امیر ہمارا ہوگا اور ایک تمہارا ہوگا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ معاملہ فہم تھے اور آپ ﷺ جانتے تھے کہ یہی مطالبہ مہاجرین بھی کر سکتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جائز نہیں ہے کہ مسلمانوں کے ایک وقت میں دو امیر ہوں اس طرح امور میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور امت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس سے فتنہ و فساد شروع ہو جائے گا اور عیشی ترک ہو جائیں گی۔ پھر آپ ﷺ نے تجویز دی امراء ہماری جماعت میں سے ہوں گے اور وزراء تمہاری جماعت میں سے ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے قرآن کا کلمہ پڑھا:

”ہمیں تمہارے فضائل و مناقب سے ہرگز انکار نہیں ہے لیکن قریش اور عرب کے دیگر قبائل بھی تمہاری خلافت کو تسلیم نہیں کریں گے بلکہ مہاجرین اسلام میں سبقت لے جانے والے اور حضور نبی کریم ﷺ سے حاملہائی تعلق رکھنے کی وجہ سے اس کے زیادہ مستحق ہیں یہاں عمر (رضی اللہ عنہ) اور ابو عبیدہ (رضی اللہ عنہ) موجود ہیں تم ان میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کر لو۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حکام سنا تو آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا آپ رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی نہیں ہے اور آپ رضی اللہ عنہ ہمارے سردار اور حضور نبی کریم ﷺ کے کچھ جانشین ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ آپ رضی اللہ عنہ کو عزیز رکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی رائے کو فوقیت دی ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیعت کے ساتھ ہی تمام مخلوق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست کے لئے ٹوٹ پڑی۔ پھر دوسرے دن مسجد نبوی ﷺ میں عام بیعت ہوئی اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ ﷺ پر بیٹھ کر انفرادی ہوئے۔



قصہ نمبر ۱۴

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وظیفہ مقرر کرنے کی سفارش

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد کسی قسم کا کوئی وظیفہ یا تنخواہ نہ لینے تھے بلکہ وظیفہ بننے سے قبل پکڑے کی تجارت کیا کرتے تھے اور وظیفہ بننے کے بعد بھی اپنی گزر بسر کے لئے اسی پیشے کو اختیار کیے رکھا اور ایک دن آپ رضی اللہ عنہ پکڑا کندھے پر اٹھائے مدینہ منورہ کے بازار میں جا رہے تھے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت ابوسعید بنی الحراح رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ رضی اللہ عنہ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بازار تجارت کے لئے جا رہا ہوں تاکہ اپنے اہل و عیال کے کھانے کا بندوبست کر سکوں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے معاملات کے نگہبان ہیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہ اپنے لئے کچھ وظیفہ بیت المال سے مقرر فرمالیں تاکہ آپ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھ کر لوگوں کے معاملات احسن انداز میں نبھاسکیں پھر حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابرین کی مشاورت سے آپ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ تین سو درہم ماہوار مقرر کر دیا گیا۔



قصہ نمبر ۱۵

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو معاف فرمادیا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہایت پشیمانی کی حالت میں آئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے پریشانی کی وجہ دریافت کی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور میں نے ان کو برا بھلا کہہ دیا۔ بعد میں جب ان سے معافی مانگی تو انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا۔

”اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرما۔“

حضور نبی کریم ﷺ نے یہ کلمہ سن کر مرتبہ ادا کیا۔

یہ کہ وہ بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا اور تم لوگوں نے مجھے
 جھوٹا بتایا یہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) ہی تھے جنہوں نے میری تصدیق کی
 اور اپنی جان و مال سے میری غمخواری کی کیا اب تم میرے لئے
 میرے ساتھی کو نہ چھوڑو گے؟“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی زبان
 مہارک سے یہ کلام سنا تو رو دیئے اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نورِ معاف
 فرما دیا۔



قصہ نمبر ۱۶

عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا گیا ہے

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جا رہا تھا کہ راستے میں ایک نوجوان آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا۔ اس نوجوان نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بڑا ہی نیک شخص ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس نوجوان کے پیچھے گیا اور اس سے کہا کہ وہ میرے حق میں دعائے خیر کرے۔ اس نوجوان نے کہا آپ رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت حاصل رہی ہے میں آپ رضی اللہ عنہ کے لئے کیسے دعا کر سکتا ہوں؟

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس نوجوان سے کہا کہ تمہارے بارے میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابھی کہا ہے کہ یہ شخص بڑا نیک ہے اور حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا گیا ہے۔



قصہ نمبر ۱۲

آپ رضی اللہ عنہ کا جنتی محل

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں اپنے خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں خواب کی حالت میں جنت کا مشاہدہ کر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے باہر دھوکہ کر رہی ہے، میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ محل عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی اس لئے میں وہیں سے لوٹ آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی تو رو پڑے اور عرض کیا۔
 ”یا رسول اللہ ﷺ کیا میں آپ رضی اللہ عنہ سے غیرت کروں گا؟“



قصہ نمبر ۱۸

تدوین قرآن کا مشورہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد کو میرے پاس بھیجا۔ قاصد نے پیغام دیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جنگ کے دوران بے شمار حفاظ کرام شہید ہو گئے ہیں اور اگر اسی طرح حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو قرآن مجید کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے ان کا مشورہ ہے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن مجید کو جمع کریں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں وہ کام ہرگز نہ کروں گا جو میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں بھی نہیں کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سیدہ کثادہ کیا اور ان کی رائے بھی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ہو گئی۔ اس لئے انہوں نے آپ (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کے ذمہ لگایا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جو ان ہیں اور کاتب وحی بھی ہیں اس لئے قرآن مجید کو جمع کریں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر مجھے پہلا کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو میں اسے قرآن مجید کو جمع کرنے سے زیادہ آسان سمجھتا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ یہ کارِ خیر ہے اور تم

اسے انجام دو گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی میری رائے بھی آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی کردی اور میں نے کجیور کے چیل، شانہ کی چوڑی ہڈیوں، چڑے کے اوراق اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں سے قرآن مجید کو اکٹھا کیا اور ایک صحیفہ کی صورت میں مرتب کیا۔ یہ صحیفہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد وہ نسخہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کی شہادت کے بعد یہ نسخہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور انہوں نے اس کی مختلف نقول کروا کر انہیں مختلف علاقوں میں روانہ کیا۔



قصہ نمبر ۱۹

کسی چیز کے لئے دست دراز نہ ہوں گا

حضرت عطار بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ عطیہ بھیجا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے واپس کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے مال کو واپس کیوں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ کسی سے کوئی چیز نہ لیں؟

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ بات میں نے سوال کرنے کو بھی تھی لیکن جو کچھ سوالات کے لئے وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میری جان ہے میں کبھی کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کروں گا اور جب کبھی کوئی چیز میرے پاس بغیر مانگے آئے گی میں اسے ضرور لے لوں گا۔



قصہ نمبر ۲۰

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت

لے جانا ممکن نہیں

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک یوزی ٹایٹا عورت مدینہ منورہ کے نواح میں رہتی تھی۔ وہ یوزی ٹایٹا عورت اس قدر کمزور تھی کہ گھر کے معمولی کام کاج بھی نہ کر سکتی تھی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب اس یوزی ٹایٹا عورت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے سوچا کہ وہ چاکر اس یوزی ٹایٹا عورت کے گھر کا کام کاج کر آئیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس بڑھیا کے گھر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس ٹایٹا بڑھیا کے گھر کی صفائی ہوئی تھی، گھر میں پانی بھی بھرا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس یوزی ٹایٹا عورت سے دریافت کیا تو اس نے کہا مجھے معلوم نہیں کوئی شخص صبح سویرے آتا ہے اور میرے گھر کی صفائی کرتا ہے۔ پانی بھرتا ہے اور مجھے کھانا کھلا کر چلا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس ٹایٹا بڑھیا کی بات سنے کے بعد ارادہ کیا کہ وہ اگلے روز صبح آئیں گے اور دیکھیں گے کہ وہ کون شخص ہے جو اس ٹایٹا بڑھیا کے گھر کے کام کاج کرتا ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اگلے روز نماز فجر کے بعد آئے تو وہ شخص اس ٹایٹا بڑھیا کے گھر کی صفائی اور پانی بھر کے چا چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ

نے ارادہ کیا کہ اب میں اگلے روز نماز فجر سے بھی پہلے آؤں گا اور دیکھوں گا کہ وہ شخص کون ہے؟

اگلے روز حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز فجر سے قبل اس ٹائیٹا بڑھیا کے گھر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس ٹائیٹا بڑھیا کے گھر کی صفائی کر رہے ہیں۔ صفائی کرنے کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی بھر اور پھر اس ٹائیٹا بڑھیا کو کھانا کھلایا اور چلے گئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا۔
”اللہ کی قسم ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے بہت لے جانا ممکن نہیں۔“



قصہ نمبر ۲۱

بغض رکھنے والوں پر فرشتوں کی لعنت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ

نے فرمایا۔

”پہلے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ہیں جو اس شخص کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے اور دوسرے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ایسے ہیں جو اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں جو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے۔“



قصہ نمبر ۲۲

امت کی نجات کا ذریعہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور کہا۔

”اے خلیفہ رسول ﷺ! کیا آپ رضی اللہ عنہ کو حیرانگی نہیں کہ میرا گزر عثمان (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے ہوا اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس تمہارے بھائی عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور تم نے انہیں من کے سلام کا جواب نہیں دیا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”اے خلیفہ رسول ﷺ! میں نے ایسا نہیں کیا۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے ایسا ہی کیا ہے اور تم نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا کہ مجھے آپ رضی اللہ عنہ کے گزرنے کی ہر گز خبر نہ ہوئی اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سلام کیا ہے۔ حضرت

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”تم نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے معلق میرا خیال تھا کہ تم کسی سوچ میں گم تھے جس کی وجہ سے تم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے سلام کا جواب نہیں دیا۔“

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا۔

”امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا میں حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی وجہ سے پریشان ہوں اور اس سوچ میں گم تھا اس امت کی مہات کے بارے میں میں حضور نبی کریم ﷺ سے کچھ نہ پوچھ سکا؟ اور یہی بات میں سوچ رہا تھا جس کی وجہ سے مجھے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے گزرنے اور ان کے سلام کرنے کے معلق کچھ خبر نہ ہوئی۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جس نے مجھ سے دو کلمہ قبول کر لیا جو کلمہ میں نے اپنے چچا کو پیش کیا تو اور انہوں نے اسے رد کر دیا پس وہی کلمہ میری امت کی مہات کا ذریعہ ہے۔“

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ کلمہ کون سا ہے؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔



قصہ نمبر ۲۲

خليفة مقرر کیا جانا

حضرت حسن بھری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنے لئے خلیفہ چن لو۔ لوگوں نے کہا ہمیں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کی رائے پر اعتراض نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قدرے خاموش رہنے کے بعد فرمایا میرے نزدیک عمر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر کوئی نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر عمر (رضی اللہ عنہ) کو جانتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جتنی میری معلومات ہیں عمر (رضی اللہ عنہ) کا ہاں اس کے علاوہ سے زیادہ بہتر ہے اور ہم میں اس وقت ان جیسا کوئی نہیں۔ اس کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیگر اصحاب سے مشورہ کیا اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے نامزد کر دیا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم تحریر کرو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے میرا اس خطاب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا۔

قصہ نمبر ۲۴

خلافت کے متعلق حضور نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور میں اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا اس دوران کوئی آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

”اے انس (ؓ) دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ خلافت اس کے لئے ہے۔“

حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ دروازہ پر موجود تھے۔ میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ خلیفہ ہیں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں پھر یہ کہ دوسرے دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

”اے انس (ؓ) دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ ابوبکر (ؓ) کے بعد خلافت اس کے لئے ہے۔“

حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیدنا عمر فاروقؓ دروازہ پر موجود تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے بعد خلیفہ ہیں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکتا پایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”اے انسؓ! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ عمرؓ کے بعد وہ خلیفہ ہیں۔“

حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا تو حضرت سیدنا عثمانؓ علیؓ تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔



قصہ نمبر ۲۵

امر خلافت کا خوف

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ایک دن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ نے سانس لیا۔ مجھے گمان ہوا کہ شاید آپ رضی اللہ عنہ کی پھلیاں ہٹ گئی ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ کا یہ سانس کسی شر کے خوف سے نکلا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! شر کی وجہ سے، میں نہیں جانتا کہ کس طرح اپنے بعد اس امر (خلافت) کس کے سپرد کر کے جاؤں۔ پھر فرمایا شاید تم اپنے ساتھی کو اس کا اہل سمجھتے ہو؟ میں نے کہا بیشک وہ اپنی سبقت فی الاسلام اور فضیلت کی وجہ سے اس کے اہل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک وہ ایسے ہی ہیں لیکن وہ ایسے آدمی ہیں کہ ان میں عزائم کی عادت ہے، یہ امر اس کے لئے ہے جو قوی ہو مگر اس میں اکثر نہ ہو، نرم ہو مگر اس میں کٹر وری نہ ہو، حتیٰ ہو مگر فضول خرچ نہ ہو، اہل روکنے والا ہو مگر بخیل نہ ہو۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ تمام اوصاف بیک وقت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں موجود تھے۔



قصہ نمبر ۲۶

خلیفہ اور بادشاہ کا فرق

حضرت سفیان بن ابی عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں نہیں جانتا کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ؟ محفل میں سے ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ امیر المومنین! خلیفہ اور بادشاہ میں بہت فرق ہے، خلیفہ بجز حق کے کچھ نہیں لیتا اور جو کچھ لیتا ہے اسے ہوائے حق کے کہیں خرچ نہیں کرتا اور آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہیں، بادشاہ تو عوام پر ظلم ڈھاتے ہیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہڑے ہو کر فرمایا اگر آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی زمین سے ایک درہم یا اس سے کم ویش وصول کیا پھر اس کو غیر حق میں استعمال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ بادشاہ ہیں خلیفہ نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔



قصہ نمبر ۲۷

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لئے فکر مند ہونا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب ملک شام میں طاعون کی وبا کے متعلق سنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے تمہاری بہم ضرورت درپیش ہے اس لئے تم میرا خط ملتے ہی فوراً واپس چلے آؤ۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب خط پڑھا تو جواباً آپ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی ضرورت کچھ چکا ہوں اس وقت میں اپنے لشکر میں موجود ہوں اور میں خود کو لشکر پر ترجیح نہیں دیتا چاہتا، آپ رضی اللہ عنہ اس کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں۔ میرا خط آپ رضی اللہ عنہ کو ملے تو میری معذرت قبول فرمائیں اور مجھے میرے لشکر میں رہنے دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب خط ملا تو آپ رضی اللہ عنہ رو دیئے۔ حاضرین محفل نے پوچھا کہ کیا حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا دھماکا ہو گیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! گویا کہ وہ قریب ہی ہیں۔



قصہ نمبر ۲۸

بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آنا

حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بنی اسدی کو کسی عمل پر عامل بنایا۔ وہ اسدی آیا اور آپ رضی اللہ عنہ اس سے عہد لینے لگے کہ اس دوران ایک بچہ آگیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بچے کو گود میں اٹھالیا اور اس کا بوسہ لیا۔ اس اسدی نے یہ دیکھ کر کہا امیر المؤمنین اللہ کی قسم میں نے تو کبھی کسی بچے کا بوسہ نہیں لیا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس اسدی کی بات سن کر فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم تو لوگوں میں سب سے زیادہ عقل الزم ہے اس لئے میں تجھے اپنا دیا ہوا عہدہ واپس لیتا ہوں۔



قصہ نمبر ۲۹

کسی آزاد شخص کی ماں نہ بیچی جائے

حضرت بزیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک بچے کے رونے کی آواز سنائی دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔

”اے بزیدہ (رضی اللہ عنہ) ! جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ بچہ کیوں رو رہا ہے؟“

حضرت بزیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں باہر آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو مطلع کیا کہ قریش کی ایک جاڑیہ ہے جس کی ماں بیچی جا رہی ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت مہاجرین اور انصار کو بلایا۔ کچھ ہی دیر میں تمام لوگ اکٹھے ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا بعد فرمایا۔

”اے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے جو چیز حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کر آئے اس میں قطع رحم کا بھی ذکر ہے۔“

لوگوں نے کہا ہمیں علم نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سورہ محمد کی آیت تلاوت فرمائی جس کا مفہوم ہے کہ

”اگر تم سناؤ کہ تمہارے قریبی اقرباء نے تمہاری ماں کو بیچ دیا ہے تو یہ اجنبی ہے کہ تم دنیا میں فساد مچاؤ۔“

مے اور قلعہ حلقی کرو گے۔“

پھر فرمایا۔

”اس سے بڑھ کر کوئی قلعہ رچی نہیں کہ ایک آدمی کی ماں تم میں سے بیٹی تباری ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو بہت وسعت دے رکھی ہے۔“

اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ فتویٰ جاری کر دیا کسی آزاد شخص کی ماں نہ بیٹی جائے گی۔



قصہ نمبر ۲۰

زمین وقف کر دی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مروی ہے فرماتے ہیں خیبر کے فتح ہونے کے بعد والد بزرگوار حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کو ایک قطعہ زمین ملی۔ آپؓ نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے زمین کا ایک قطعہ ملا ہے میں آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کرتا ہوں کہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کے مالک رہو اور اس کے منافع کو صدقہ کرو چنانچہ آپؓ نے اس کو اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت کی جائے گی، نہ ہب کی جائے گی اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔ یہ زمین فقراء اور رشتہ داروں اور غلاموں کے آزاد کرنے کے لئے اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے ہے اس زمین کے دہلی پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ اس میں شرعی لحاظ کے مطابق کھائے یا کسی دوست کو کھلائے اور اس سے دولت حاصل کرنے کی نیت نہ کرے۔



قصہ نمبر ۲۱

خوفِ آخرت

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزانہ رات کو گشت کیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ کا گزر ایک جگہ سے ہوا جہاں آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھر میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو روتے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان بچوں کی ماں سے بچوں کے رونے کی وجہ پوچھی تو اس عورت نے کہا یہ بھوک سے روتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو اس ہاڑی میں کیا ہے جو تو نے چھلے پر چڑھا رکھی ہے؟ اس عورت نے کہا گھر میں پکانے کو کچھ نہیں اور میں نے بچوں کو تسلی دینے کی خاطر ہاڑی میں پانی ڈال کر اسے چھلے پر چڑھا رکھا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس عورت کی بات سن کر رُود دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اسی وقت دارِ صدقہ میں گئے اور وہاں سے آنا، کھجوریں، کھانے کا سامان، کھجوریں، کپڑے اور درہم ایک تھیلے میں ڈالے اور مجھ سے کہا کہ اسے اسلم (رضی اللہ عنہ) اے تھیلا مجھ پر لا دو۔ میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ یہ تھیلا میرے کندھے پر رکھ دیں میں اس تھیلے کو اس عورت کے گھر پہنچا دوں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے میں ہی لے کر جاؤں گا کیونکہ اس عورت کے متعلق آخرت میں مجھ سے سوال کیا جائے گا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے وہ تھیلا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر لا دیا اور وہ اس تھیلے کو لے کر اس عورت کے گھر چلے گئے۔ آپ

ﷺ نے اس عورت کے گھر جانے کے بعد وہ سامان اٹا رہا اور اپنے ہاتھوں سے خود کھانا تیار کر کے اس عورت کے بچوں کو کھلایا۔ جب ان بچوں کا پیٹ بھر گیا تو آپ ﷺ اس عورت کے مکان سے نکلے اور اس عورت کے مکان کے باہر چلے بیٹھ گئے جیسے کوئی درندہ بیٹھتا ہے۔ اس دوران میں آپ ﷺ سے بات کرنے میں خوف محسوس کر رہا تھا۔ آپ ﷺ کچھ دیر اس عورت کے مکان کے باہر بیٹھے رہے یہاں تک کہ اس عورت کے بچے ہنسنے لگے۔ آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے اسلم (ﷺ) اتنے پتہ ہے میں اس عورت کے مکان کے باہر کیوں بیٹھا؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے جب پہلے دیکھا تو یہ بچے رو رہے تھے اور اب جب میں نے انہیں کھانا کھلا دیا تو میں نے ابراہہ کیا کہ میں اس وقت تک اس مکان سے نہ جاؤں گا جب تک میں ان بچوں کو ہنستا ہوا نہ دیکھ لوں۔



قصہ نمبر ۲۲

حضور نبی کریم ﷺ کی قرابت کو ترجیح دیا

حضرت محمد بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی بھیجا کہ دو صبح ان کے پاس آکر کہیں کہ حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہ آئیں تو حضرت عائشہ بنت اسید بن ابی احمس رضی اللہ عنہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دو یمنی چادریں منگوائیں جس میں سے جتنی چادر انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو دے دی اور تم دو چادر حضرت شفاء رضی اللہ عنہ کو دی۔ حضرت شفاء رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے اسلام لانے میں عائشہ رضی اللہ عنہ سے جلدی کی اور میں تمہاری پیروی بہن بھی ہوں، تم نے میرے پاس آدمی بھیجا جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہ تمہارے پاس خود چل کر آئی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ چادر میں نے تمہارے لئے ہی رکھی تھی لیکن جب تم دونوں صبح آؤ گیں تو مجھے یاد آیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ تمہاری نسبت حضور نبی کریم ﷺ کے زیادہ قریب ہیں اس لئے میں نے اپنی قرابت پر حضور نبی کریم ﷺ کی قرابت کو ترجیح دیا۔

قصہ نمبر ۲۲

خدمت خلق

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا۔ بازار میں ایک نوجوان عورت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملی۔ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا امیر المومنین امیر اشہر وقات پا چکا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے، خدا کی قسم! مجھے ان کے لئے بکری کے پائے تک پکانے کو میسر نہیں، نہ ہی ان کے لئے بکیتی ہاڑی کرنے کو کوئی زمین ہے، ان کے لئے دودھ کا جانور نہیں، مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ اس قحط کا شکار نہ ہو جائیں، میں حلف رضی اللہ عنہ بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے باپ صلح حدیبیہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے فرمایا کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ قریب کا ہی نسب نکل آیا اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنے اونٹ پر دو بڑے بڑے تھیلے کھانے سے بھرے لادے اور ان دونوں کے بیچ میں سامان خرچ اور کپڑا رکھا۔ پھر اس عورت کی جانب گئے اور اس اونٹ کی گھیل اس کے ہاتھ میں پکڑا دی اور فرمایا کہ

”اے لے لو اور اسے کھج کر لے جاؤ یہاں تک کہ اللہ پاک

اور مال عطا فرمائے گا۔“

ایک آدمی نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بہت دے دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ ماں گم کرے اس کا باپ جہنم میں حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ کے ہزار تھا، اللہ کی قسم میں نے اس کے بھائی اور باپ کو دیکھا ہے جنہوں نے ایک عرس تک قلعہ کا محاصرہ کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب فرمائی اور ہمارے حصے بہت سا مل گیا۔“



قصہ نمبر ۲۴

کاشانہ نبوت ﷺ کو مقدم رکھنا

حضرت محمد بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس یمن سے دو چادریں آئیں۔ لوگوں نے وہ چادریں آپ رضی اللہ عنہ کو پہنا دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ وہ چادریں پہن کر منبر نبوی ﷺ پر بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس دوران دیکھا کہ حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما اپنی والدہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے اور ان کے کدوؤں پر اس وقت کچھ نہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس بات پر رونا آرہا ہے کہ میرے پاس دو چادریں ہیں جبکہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے پاس ایک بھی چادر نہیں۔ میرے پاس جو چادریں ہیں وہ ان کے لئے بڑی ہیں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے یمن خط لکھا اور دو چادریں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے لئے منگوائیں۔ جب دونوں چادریں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے خود حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر انہیں وہ دونوں چادریں پہنا دیں۔



قصہ نمبر ۳۵

شان میں گستاخی کرنے والا بندر بن گیا

امام مستظریؑ فرماتے ہیں ہم تین لوگ یمن کی جانب روانہ ہوئے۔ ہمارے ایک ساتھی نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور حضرت سیدنا عمر فاروقؓ رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخی کی۔ ہم نے اسے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ جب ہم لوگ یمن کے نزدیک پہنچے اور ہم نے نماز فجر کے لئے اسے بیدار کیا تو اس نے کہا کہ اس نے خواب میں حضور نبی کریمؐ کو دیکھا وہ فرما رہے تھے: ”اے قاضی اللہ نے تجھے دلیل و ثبوت کیا اور منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی حیرا چرواہا ہو جائے گا۔“

امام مستظریؑ فرماتے ہیں اس کے بعد اس کی شکل بدل گئی اور بالکل ہندوؤں جیسی ہو گئی۔



قصہ نمبر ۴۶

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی توقیر

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیت المال میں لوگوں کو مال تقسیم کر رہے تھے کہ کچھ مال نکال گیا۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اگر موی فوج کے چار زعمہ ہوتے تو کیا تم لوگ ان کی عزت نہ کرتے؟

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر حاضرین نے بیکہ زبان ہو کر کہا ہاں ہم ان کی عزت کرتے۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو کیا میں تمہارے نزدیک اس بچے ہوئے مال کا زیادہ حق دار نہیں کیونکہ میں حضور نبی کریم ﷺ کا چچا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں سے پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ جیسں کوئی اعتراض نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ بچا ہوا مال حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔



قصہ نمبر ۳۷

مال کی شرارت سے پناہ خداوندی طلب کرنا

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے امیر المؤمنین! ہمارے پاس جملہ کے گریزوں میں سے کچھ زبرد آئے ہیں اور ان میں چاندی کا ایک برتن بھی ہے اگر آپ رضی اللہ عنہ کو کسی دن فرصت ہو تو انہیں آکر دیکھ لیجئے گا اور اس کے بارے میں جو چاہیں ہم حکم دیجئے گا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مجھے فارغ دیکھو مجھے اطلاع دے دینا چنانچہ ایک دن حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو فارغ دیکھا تو کہا کہ آج میں آپ رضی اللہ عنہ کو فارغ دیکھ رہا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں اتم میرے لئے ہزرے کا بستر بچاؤ میں آ رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ بیت المال شریف لے گئے اور مال کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں فرمایا ہے، اکثر لوگوں کو محبت

مردوب چیزوں کی ہوتی ہے (مثلاً) عورتیں ہو گئیں، بیٹے ہوئے،

سونے چاندی کے ذخیرہ ہوئے، نمبر لگے ہوئے کھوڑے، مویشی

ہوئے، ذراعت ہوئی، یہ سب چیزیں دنیوی استعمال کی ہیں اور

انعام کار کی خوبی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔“

پھر فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ سورۃ المدینہ میں ارشاد فرماتا ہے جو چیز تم سے جاتی

رہے اس پر رنج نہ کرو اور جو چیز تم کو عطا کی جائے اس پر اتراؤ

نہیں اور اللہ تعالیٰ کی اترانے والے کو شیئی باز کو پسند نہیں کرتا۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا اے

قوم کو ان لوگوں میں کر دے جو اسے حق میں خرچ کریں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں

اس کی شراہت ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ اسے میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے

عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ) آگئے، انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ ایک انگلی مجھے یہہہ کر دیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی ماں کے پاس جاؤ تجھے سونپا جائے۔

راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو

بکھینچ دیا۔



قصہ نمبر ۲۸

بیت المال سے شہد

لوگوں کی اجازت سے لیا

حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ایک دن منبر پر تشریف لائے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی طبیعت نامرادی تھی اور حکیم نے آپ رضی اللہ عنہا کو شہد تجویز کیا تھا۔ اس وقت بیت المال میں شہد کی ایک کپی موجود تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم لوگ مجھے اجازت دو تو میں اسے بے یوں و زبہ نہ میرے لئے حرام ہے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو اجازت دے دی جس کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے بیت المال سے شہد کی وہ کپی حاصل

کی۔

○ ○ ○

○ ○ ○

قصہ نمبر ۲۹

بیت المال سے مال لینا گوارا نہ کیا

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تجارت کرتے تھے اور غلیظ بنے کے بعد بھی اکثر و بیشتر اپنا تجارتی سامان کسی تجارتی قافلے کے ہاتھ بیچا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے ملک شام اپنا تجارتی سامان بیچنے کے لئے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے چار ہزار درہم بطور قرض لینے کے لئے ان کے پاس آدی بیچا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس آدی سے کہا کہ انہیں کہو کہ وہ بیت المال سے قرض لے لیں اور بعد میں بیت المال کو لوٹا دیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ قول گراں گزرا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ بات کی تھی۔ پس اگر میں اس مال کے لوٹانے سے پہلے مر جاتا تو تم لوگ کہتے کہ امیر المومنین نے مال لیا تھا اور میں اس مال کے عوض قیامت کے روز پکڑا جاتا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں وہ مال تم سے لیتا کیونکہ اگر میں مرنے بھی جاتا تو تم وہ مال میرے سے وصول کر لیتے۔



قصہ نصیر ۴۰

اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت

حضرت سعید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کو ہر ماہ میں ایک مرتبہ تقسیم کر دیا کرو۔ پھر کچھ عرصہ بعد فرمایا کہ تم بیت المال کو ہر جمعہ تقسیم کیا کرو۔ پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد فرمایا کہ تم بیت المال کو ہر دن میں ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو۔ کسی نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بیت المال میں سے کچھ مال کو باقی بھی رہے دیں تاکہ ہفت ضرورت کام آسکے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس امر کی دلیل کی تمہیں کی اور اس امر کی ثمرات سے مجھے بچا لیا۔ میں اس کے لئے اسی طرح جاری کروں گا جس طرح مجھ سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہے۔



قصہ نمبر ۱۴

آپ رضی اللہ عنہ کی چادر سے آگ بجھ گئی

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک پہاڑ کے چار سے آگ نمودار ہو گئی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے اس پاس کی متعدد چیزوں کو جلا کر رکھ کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب پتہ چلا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت قسیم داری رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر دے کر فرمایا کہ تم میری یہ چادر لے جاؤ اور اس آگ کو دکھاؤ۔ حضرت قسیم داری رضی اللہ عنہ نے وہ چادر لے جا کر اس آگ کو دکھائی تو وہ آگ پھیلنا بند ہو گئی اور کچھ دیر کے بعد بجھ گئی۔



قصہ نمبر ۴۲

حضرت ساریہ رضی اللہ عنہا کو خبردار کرنا

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک لشکر نہادہ پر حملہ آور ہوا اس لشکر کے سپہ سالار حضرت ساریہ رضی اللہ عنہا تھے۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہا نہادہ میں دشمن فوج کے لڑائی میں مصروف تھے کہ اس دوران آپ رضی اللہ عنہا کو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سنائی دی جو آپ رضی اللہ عنہا سے فرما رہے تھے کہ اے ساریہ (رضی اللہ عنہا)! پہاڑ کی طرف پیٹھ پھیر لو۔

حضرت ساریہ رضی اللہ عنہا پہلے تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر حیران ہوئے کہ وہ تو مدینہ منورہ میں ہیں لیکن جب انہوں نے اپنی پیٹھ پہاڑ کی جانب پھیری تو وہاں سے دشمن فوج کے ایک لشکر کو جھکے لے تیار کھڑا دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی فوج کو اس جانب متوجہ کیا اور یوں دشمن افواج ایک گھمسان کے دن کے بعد ہپا ہو گئیں۔



قصہ فصیح ۴۲

دریائے نیل کا پانی جاری ہو گیا

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک مرتبہ دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا۔ مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا جبکہ مصر کی زیادہ تر کاشت کا دارومدار دریائے نیل کے پانی پر ہے۔ یہاں کے دستور کے مطابق اگر دریا میں ذمہ داری کی دہائی کی جائے تو دریا جاری ہو جاتا ہے۔ اب آپ رضی اللہ عنہ مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قاصد کے ہاتھ ایک رقعہ دے کر بھیجا جس میں تحریر تھا کہ اے دریائے نیل! اگر تو خود بخود چلا ہے تو ہمیں حیرت منورہ نہ ہوگی اور اگر تو اللہ عزوجل کے حکم سے چلا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھر سے جاری ہو جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد کو حکم دیا کہ وہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہے کہ وہ یہ خط دریائے نیل میں ڈال کر دیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے وہ خط دریائے نیل میں ڈال کر دنیا۔ خط ڈال کر ہی دریائے نیل پھر جاری ہو گیا اور اس کے بعد آج تک بھی خشک نہیں



قصہ نمبر ۴۴

اہل قبر سے گفتگو کرنا

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عرفان رحمہ اللہ کا گزر ایک صالح نوجوان کی قبر سے ہوا۔ آپ رحمہ اللہ نے قبر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اے خدا! اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوا؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے باز گیا اس کے لئے دو جہنمیں ہیں۔

اس نوجوان نے قبر میں سے جواب دیا۔

”اے عمر (رحمہ اللہ) ابلا شہید اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق مجھے دونوں جہنمیں عطا فرمادیں۔“



قصہ نمبر ۴۵

میں تیری پکار پر حاضر ہوں

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رومی افواج کے خلاف لڑائی کے لئے لشکر بھیجا۔ لشکر جینے کے کچھ دنوں کے بعد آپ رضی اللہ عنہ منیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ نے ہا آواز بلند کرنا شروع کر دیا۔

”اے شخص میں تیری پکار پر حاضر ہوں۔“

لوگ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس کیفیت پر حیران و پریشان تھے کہ انہیں وہ شخص دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ جس کی فریاد کے پکار میں آپ رضی اللہ عنہ جواب دے رہے تھے۔ کچھ دنوں کے بعد جب لشکر واپس آیا تو لشکر کہہ رہا تھا کہ یہ سالار نے اپنی فتوحات کے واقعات آپ رضی اللہ عنہ کو سناتے شروع کر دیے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سالار سے دریافت کیا کہ فلاں سپاہی کا کیا حال ہے جو مجھے پکار رہا تھا۔ یہ سالار نے بتایا کہ اس نے اپنی فوج کو دریا کے پار اتارنا چاہا۔ میں نے دریا کی گہرائی دیکھنے کے لئے اس سپاہی کو دریا میں اتروایا۔ چونکہ موسم بہت سرد تھا اور زوردار ہوائیں چل رہی تھیں اس لئے اس کو سردی لگ گئی اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کو ہا آواز بلند پکارنے لگا۔ پھر اس کی روح قفسِ عصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سالار کو قید خانے میں فرمایا کہ

”جسمیں اسے ایسا حکم نہیں دینا چاہئے تھا اب تمہاری وجہ سے وہ
 شہید ہوا ہے اس لئے اس کے وارثوں کو خون بہا تم ادا کرو گے
 اور خیر دار آئندہ کبھی ایسی غلطی نہ کرے۔“

لوگ اس پہ سالار کی زبان بے کر اس کے ایک سپاہی نے حضرت سیدنا
 عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پکارا تھا، ساری بات سمجھ گئے کہ آپ رضی اللہ عنہ کس سے فرما رہے تھے
 کہ میں تیری پکار پر حاضر ہوں۔



قصہ نمبر ۴۶

غیبی شیروں کا حفاظت فرمانا

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے شاہ روم نے اپنا ایک کارندہ بھیجا۔ وہ کارندہ جب مدینہ منورہ آیا تو اسے معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ شہر سے باہر کھجوروں کے باغ میں قیلولہ فرما رہے ہیں۔ وہ کارندہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور غلام سے گوار نکالی کہ آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ جسے وہ آگے بڑھا اچانک اس کی جانب دو شیر منہ پھاڑے چنگاڑتے ہوئے آتے بڑھے جس سے وہ ڈر کر چیختے چلانے لگا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی آواز سن کر بیدار ہو گئے اور اس سے چیختے چلانے کی وجہ دریافت کی۔ اس شخص نے سارا ماجرا آپ رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے معافی کا طلبکار ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے معافی کر دیا اور اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پرستام قبول کر لیا۔



قصہ نمبر ۴۷

زلزلہ ختم ہو گیا

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں شدید زلزلہ آگیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے زمین پر اپنا درہ مارے ہوئے ہا آواز بلند فرمایا۔
 ”اے زمین! ساکن ہو جا کیا میں تیرے لوہے پر بدل سے کام نہیں
 لیتا؟“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا تھا کہ زمین ساکن ہو گئی اور زلزلہ ختم ہو گیا۔



قصہ نمبر ۴۸

بد بخت کا انجام

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بلاکات مدینہ منورہ کے نواح میں ایک نوجوان سے ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس نوجوان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے نہایت گستاخانہ انداز میں کہا: میرا نام حمزہ (چنگاری) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تمہارے باپ کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرے باپ کا نام شہاب (شطہ) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے؟ اس نے کہا میرا تعلق حرقہ (آگ) سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم رہتے کہاں ہو؟ اس نے کہا میرا گھر حمزہ (گری) میں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بے ہودہ جوابات سننے کے بعد فرمایا کہ تم اپنے گھر والوں کا پتہ کرو وہ یقیناً جل کر مر گئے ہوں گے چنانچہ جب وہ بد بخت اپنے گھر گیا تو اس کے گھر کو آگ لگ چکی تھی اور اس کے گھر والے سب جل کر مر چکے تھے۔



قصہ نمبر ۴۹

جنگ قادسیہ میں لشکر اسلام کی فتح پر

بہت خوش ہوئے

قادسیہ کے مقام پر جب حق و باطل کا معرکہ شروع ہوا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزانہ مدینہ منورہ سے باہر نکل جاتے اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جانب سے قاصد کا انتظار کرتے۔ جنگ میں فتح ہوتے ہی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک خیزر (گھڑ سوار کو فتح کی خوشخبری سنانے کے لئے مدینہ منورہ روانہ کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جس گھڑ سوار کو مدینہ منورہ روانہ کیا وہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ناواقف تھا۔

گھڑ سوار جس وقت مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہیں پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جانب سے کسی قاصد کی آمد کی انتظار کر رہے تھے جو انہیں جنگ کی صورتحال سے آگاہ کرتا۔ جس وقت وہ گھڑ سوار بھول اڑتا ہوا مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے؟ اس نے گھوڑا دوڑاتے ہوئے جواب دیا کہ اسے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے کھڑے کے ساتھ دوڑتے ہوئے

پوچھا کہ سعد (رضی اللہ عنہ) نے کیا پیغام بھیجا ہے؟ اس گھڑ سوار نے کہا کہ لشکر اسلام کو فتح ہو گئی اور ایرانی فوج شکست کھا کر میدان جنگ سے بھاگ گئی ہیں۔ آپ (رضی اللہ عنہ) مسلسل اس گھڑ سوار کے ساتھ بھاگ رہے تھے۔ جب آپ (رضی اللہ عنہ) اس گھڑ سوار کے ساتھ شہر کی حدود میں داخل ہوئے تو لوگوں نے آپ (رضی اللہ عنہ) کو امیر المومنین کہہ کر مخاطب کیا۔ اس گھڑ سوار نے جب لوگوں کی زبانیں سنا تو گھوڑے سے اتر آیا اور حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے معافی کا طلب کیا۔ آپ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کوئی بات نہیں تم مجھے معرکہ کی تفصیل بتاؤ۔

حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) قادسیہ کے میدان میں مسلمانوں کی فتح سے بے حد خوش تھے کیونکہ یہ کامیابی مسلمانوں کو تین زبردست غوثی معرکوں کے بعد ملی تھی۔ جنگ قادسیہ کو عربی زبان میں ”یوم الیماس“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔



قصہ نمبر ۵۰

بیت المقدس کی فتح اور

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا اذان دینا

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر اسلام نے بیت المقدس پر چڑھائی کی تو یہاں لوگوں نے اتنی بڑی تعداد میں لشکر اسلامی دیکھ کر ہتھیار ڈال دیے اور صلح کی درخواست کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ معاہدہ امن امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہاں آ کر خود تحریر فرمائیں۔

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساری صورتحال حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتائی جس پر آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں حاکم مقرر کر کے خود بیت المقدس روانہ ہوئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام کے ہمراہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کے ساتھ یہ طے کیا کہ کچھ راستہ وہ اونٹ پر سوار ہوں گے اور وہ پیدل چلے گا اور کچھ راستہ وہ اونٹ پر سوار ہوگا اور وہ پیدل چلیں گے۔ چنانچہ اس طرح قریب بہ قریب سفر کرتے ہوئے قافلہ بیت المقدس پہنچ گیا۔ جس وقت یہ دونوں حضرات بیت المقدس میں داخل ہوئے تو اس وقت اونٹ پر غلام سوار تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی مہارت قدم رکھی تھی۔ یہاں لوگوں نے سمجھا کہ شاید اونٹ سوار ہی

امیر المومنین ہیں اس لئے انہوں نے بڑی خاطر مدارت کی اور شائعہ اراستہ ہال کیا۔ اس دوران حضرت ابو عبیدہ بن الجراح، حضرت خالد بن ولید اور حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم آگئے اور انہوں نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے لباس پر بنے ٹھہر بیٹھ گئے ہوئے تھے جبکہ ان حضرات نے قیمتی لباس پہن رکھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انتہائی غضبناک انداز میں ان سے فرمایا کہ تم لوگوں نے اتنی جلدی عجیبوں کی سی صورت بنالی۔ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین! ہمارے ان لباسوں کے نیچے ہتھیار ہیں اور ہم اب بھی عربی اخلاق پر قائم ہیں جس سے آپ رضی اللہ عنہ کو تسلی ہوئی۔

جس وقت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ رو ساء بیت المقدس سے ملنے کے لئے روانہ ہونے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ کو قیمتی لباس پہننے کے لئے دیا گیا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہماری عزت اسلام سے ہے نہ کہ لباس سے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اور رو ساء بیت المقدس کے درمیان امن معاہدہ طے پایا گیا جس پر دونوں جانب سے اکابرین نے دھنچکا کئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو کہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شام کی مہم میں شامل تھے ان کو لوہاں دینے کی درخواست کی۔ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی فرمائش پر لوہاں دی جس سے زمانہ نبوی رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ ہو گئی اور روتے روتے اہل اسلام کی ہچکچاہٹیں ختم ہو گئیں۔



قصہ نمبر ۵۱

ہرمزان کا قبول اسلام

عراق کی فتح کے بعد ہزدگرد جو کہ بھاگ کر ”رے“ چلا گیا تھا وہاں سے اصفہان اور کرمان سے ہوتا ہوا خراسان چلا گیا اور مرو میں قیام پذیر ہو گیا۔ سادہ میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا۔ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گورنر کے منصب پر بیٹھے تو اہواز نے جزیہ دینا بند کر دیا جس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اہواز پر فوج کشی کی اور اس کو فتح کر لیا۔

اہواز کی فتح کے بعد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ”مناذر“ پر فوج کشی کی اور اسے فتح کیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ خوزستان میں ہرمزان لکھن اسلام سے مقابلے کے لئے فوج تیار کر رہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس اطلاع کے سنے کے بعد خوزستان روانہ ہو گئے۔ کچھ دنوں کے مقابلے کے ہرمزان نے شکست تسلیم کر لی اور اس شرط پر گرفتاری دی کہ اس کا فیصلہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کریں گے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہرمزان کی شرط منظور کر لی اور اسے مدینہ منورہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ ہرمزان کی بد مہدی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر قلم کرنے کا حکم دیا۔ ہرمزان نے کہا کہ پہلے مجھے پانی پلاؤ۔ جب اس کے لئے پانی لایا گیا تو اس نے پانی پینے سے انکار کر دیا اور کہا

کہ میں پانی نہیں پیوں گا کیونکہ تم مجھے پانی پیتے ہوئے قتل کر دو گے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب اس سے یہ عہد کیا کہ اسے پانی پیتے ہوئے قتل نہیں کیا جائے گا تو اس نے پانی کا پیالہ زمین پر گرا دیا اور کہا اب آپ رضی اللہ عنہ مجھے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ وہ پانی ہی نہ رہا جس کے پینے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ مجھے قتل کراتے۔ اس کے بعد ہر حزان نے کلمہ پڑھ لیا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں پہلے ہی ایمان لا چکا تھا لیکن اس وجہ سے اقرار نہیں کیا کہ کہیں آپ رضی اللہ عنہ یہ نہ سمجھیں کہ میں جان بچانے کی غرض سے ایمان لا یا ہوں۔

ہر حزان نے اسلام قبول کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کا دو ہزار سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایران کی مہمات کے بارے میں اسی سے مشورہ کیا کرتے تھے۔



قصہ نمبر ۵۲

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے جواب طلبی

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مصر کا گورنر بنایا تو کچھ عرصہ کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے ذرائع سے بے شمار دولت اکٹھی کر لی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے جواب طلبی فرمائی تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جواباً آپ رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا کہ

”امیر المؤمنین! جس مال کا آپ رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا ہے تو وہ میرے پاس اس لئے جمع ہو گیا ہے کہ ہم ایسی سرزمین میں موجود ہیں جہاں چیزیں بہت ارزاں ہیں اور دشمنوں سے لڑائیاں بھی کثرت سے ہوتی ہیں جس کی وجہ سے میرے پاس مال و دولت کی کثرت ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم اگر آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خیانت کرنا حلال بھی ہوتا تو میں بھی نہ کرتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میرے ذمہ امانت لگائی ہے اور میرا نسب بھی ایسا ہے کہ میں خیانت کا سوج بھی نہیں سکتا اگر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ایسا

فخص ہے جو مجھ سے بہتر مصر کا گورنر ثابت ہو سکا ہے تو آپ
 رضی اللہ عنہ اس کو تعینات کر سکتے ہیں۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے خط کے
 جواب میں تحریر فرمایا کہ

”اے عمرو (رضی اللہ عنہ)! میں نے تم سے جو پوچھ کی ہے اس میں میرا
 کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے میں تمہارے پاس حضرت محمد بن مسلمہ
 رضی اللہ عنہ کو بھیج رہا ہوں تم اپنا آدمی مال اس کے حوالے کر دو۔“



قصہ نمبر ۵۲

بیت المال کا قیام

بیت المال کا قیام حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں معرض وجود میں آیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسوی اشعری رضی اللہ عنہ آٹھ لاکھ درہم لے کر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اتنی کثیر رقم چونکہ فوری طور پر خرچ نہیں کی جاسکتی تھی اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے اس رقم کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اس رات آپ رضی اللہ عنہ رات بھر سو نہ سکے اور یہی سوچتے رہے کہ اتنی بڑی رقم کو کیسے خرچ کیا جائے۔ فجر کی نماز کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے رات بھر نہ سونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس لوگوں کی امانت موجود تھی اور انکا مال دین اسلام کے بعد بھی بھی ہمارے پاس نہیں آیا۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں میں مر جاؤں اور یہ مال میرے پاس رہ جائے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے صبح تمام اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اکٹھا کیا اور ان سے رائے طلب فرمائی کہ انہیں اس رقم کا کیا کرنا چاہئے؟ کیا میں لوگوں کو ٹاپ ٹول کر ساری رقم تقسیم کر دوں۔ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یک زبان ہو کر کہا ایسے مت کیجئے لوگ اسلام میں داخل ہوتے دہیوں کے اور مال کثیر ہوتا رہے گا آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لکھ کر دیجئے ہیں جب بھی لوگ زیادہ ہوں اور مال زیادہ ہو تو آپ رضی اللہ عنہ اسی تحریر کے مطابق ان کو

دیتے رہنے گا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں اس کی تقسیم حضور نبی کریم ﷺ کے خاندان سے شروع کروں گا اور اس کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خاندان اور پھر ترتیب سے چنانچہ رجسٹر تیار کیا گیا جس میں بنی ہاشم پہلے، بنی مطلب دوسرے، بنی عبد شمس تیسرے، بنی نوفل چوتھے، بنی عبد مناف پانچویں، بنی عبد شمس چھٹے اور اسی طرح باقی ترتیب بنائی گئی۔



قصہ نمبر ۵۴

بیت المال سے وظیفہ مقرر کیا جانا

حضرت سیدنا عمر فاروقؓ وظیفہ مقرر ہونے سے پہلے تجارت کیا کرتے تھے جس کے ذریعے وہ اپنے اہل و عیال کے گزر بسر کا انتظام کرتے تھے۔ جب آپؓ کے کنوئیں پر خلافت کا بوجھ آیا تو تجارت کو مزید جاری رکھنا ممکن نہ رہا چنانچہ لوگوں نے آپؓ کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی طرح بیت المال سے وظیفہ لینے کی تجویز پیش کی۔

حضرت سیدنا عمر فاروقؓ نے اپنے لئے وہی وظیفہ مقرر کیا جو حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے لئے مقرر تھا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد یہ وظیفہ آپؓ کے لئے ناگزیر ہو گیا اور گزر بسر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ نے آپؓ کے وظیفہ میں اضافہ کی درخواست دیکر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے کی جس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اتفاق طور پر آپؓ کے وظیفہ میں اضافہ کی منظوری دے دی۔



قصہ نمبر ۵۵

انصاف کا تقاضہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تزارع پیدا ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنے اور میرے درمیان فیصلے کے لئے کوئی منصف مقرر کر لو چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس وقت کے قاضی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فیصلے کے لئے مقرر کیا۔ جب دونوں حضرات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر اپنی جگہ چھوڑ دی اور ان سے بیٹھنے کی درخواست کی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں یہاں اس وقت اپنے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے لئے آیا ہوں اس لئے اس جگہ نہیں بیٹھ سکتا چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ دونوں حضرات کے مابین فیصلہ فرمایا۔



قصہ نمبر ۵۶

فیصلہ قرآن و سنت کی روشنی میں ہے

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کا ارادہ کیا تو مسجد نبوی ﷺ کے گرد مکانات خرید کر انہیں مسجد نبوی ﷺ میں شامل کرنے کا ارادہ کیا۔

مسجد نبوی ﷺ سے ملحقہ مکانوں میں ایک مکان حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو بیچنے سے انکار کر دیا چنانچہ دونوں حضرات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلے کے چلے گئے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں کرتے ہوئے کہا کہ کسی حاکم کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی رعایا کی ملکیت کو زبردستی خرید فرمائے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ان کا یہ فیصلہ قرآن کی روشنی میں ہے یا سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میرا فیصلہ سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو تسلیم کر لیا۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس فیصلے کے بعد اپنا مکان فی سبیل اللہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دے دیا تاکہ وہ مسجد نبوی ﷺ کی توسیع فرمائیں۔



قصہ نمبر ۵۶

بیٹے پر شرعی حد خود نافذ فرمائی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میرے بھائی عبدالرحمنؓ نے اور ان کے ساتھ ابوسعدؓ نے شراب پی اور بدست ہو گئے۔ اس وقت یہ دونوں مصر میں تھے۔ میرے والد محترم حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ حضرت عمرو بن العاصؓ جو کہ مصر کے گورنر تھے ان کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو انہوں نے ان دونوں حضرات کو بلایا اور ان کے سر منڈوا دیئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت عمرو بن العاصؓ سے کہلوا بھیجا کہ عبدالرحمنؓ (بیٹا) کو اونٹ کے کہلوے پر بٹھا کر میرے پاس بھیجو چنانچہ جس وقت عبدالرحمنؓ (بیٹا) مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت سیدنا عمر فاروقؓ نے انہیں اسی کوڑے لگائے۔ اس واقعہ کے ایک ماہ بعد عبدالرحمنؓ وصال فرما گئے۔



قصہ نمبر ۵۸

انصاف کو ملحوظ رکھتے تھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصر کے باشندوں میں سے ایک حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیامِ حج کے دوران حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ امیر المومنین اچھے پناہ دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے امان دی تو اس نے عرض کیا کہ میرا مقابلہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن عمرو سے دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ میں اس سے دوڑ جیت گیا تو اس نے مجھے کوڑے مارنا شروع کر دیے اور کہا گیا کہ میں بڑے آدمی کا بیٹا ہوں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور پھر اس مصری کو کوڑا دے دیے حکم دیا کہ وہ ان کو مارنا شروع کر دے۔ اس مصری نے کوڑے مارنا شروع کئے تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ فرماتے جاتے۔

”ادھامت کے گئے ہوئے کے بچے کی۔“



قصہ نمبر ۵۹

حق بات کا فیصلہ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے جھگڑے کے فیصلے کے لئے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں طرف کا موقف سننے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

یہودی نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ سنا تو کہنے لگا خدا کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ نے حق بات کا فیصلہ کیا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے سے ٹوکتے ہوئے فرمایا تھے کیسے پتہ کہ میں نے حق فیصلہ کیا ہے؟ یہودی نے کہا میں نے تو ریت میں گھسا دیکھا ہے کہ جو قاضی حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اس کے دائیں اور بائیں جانب دو درختے ہوتے ہیں جو اس کو راہِ راست پر قائم رہنے کی توفیق دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔



قصہ نمبر ۶۰

اللہ اور اس کے رسول ﷺ

کا آزاد کردہ غلام ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک جاریہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ میرے آقا نے مجھ پر الزام لگایا اور مجھے آگ چڑھایا یہاں تک کہ میری پیشاب گاہ جل گئی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا حیرے آقا نے وہ عیب خود دیکھا جس کا اس نے الزام لگایا۔ اس جاریہ نے کہا نہیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو طلب کیا اور اس شخص سے دریافت کیا کیا تو نے اس عورت میں وہ عیب دیکھا جس کا تو نے اس پر الزام لگایا؟ اس شخص نے کہا نہیں اس نے اس میں عیب نہیں دیکھا بس مجھے اس کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو گئی تھی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے بغیر قدرت میں میری جان ہے میں

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ غلام اپنے آقا سے اور

بچہ اپنے والد سے قصاص لے لے اور اگر میں نے یہ نہ سنا ہوتا تو

میں تجھ سے اس کا بدلہ ضرور لیتا۔“

اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سو کوڑے لگائے

اور اس عورت کو آزاد کر دیا اور فرمایا کہ

”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس کی صورت بگاڑی

گئی یا جو آگ میں جلایا گیا وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا

آزاد کردہ غلام ہے۔“



قصہ نمبر ۶۱

جواہرات بیت المال میں جمع کروادیئے

حضرت مالک بن نویر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بادشاہ روم کا اہلی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے کسی سے ایک دینار اومار لے کر اس سے عطر خریدا اور اس کو شیشے کے برتنوں میں بند کر کے اس اہلی کے ہاتھ روم کی ملکہ کو بھیج دیا۔ جب قاصد واپس پہنچا تو اس نے ملکہ روم کو وہ تحفہ پیش کیا۔ ملکہ روم نے ان برتنوں کو خالی کرانے کے بعد ان برتنوں کو جواہرات سے بھر کر اس اہلی کو دیئے کہ وہ اسے آپ رضی اللہ عنہ کو لے جہ کے پاس لے جائے۔

جب اس اہلی نے وہ جواہرات سے بھرے برتن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ کو دیئے تو انہوں نے وہ برتن ہنر پرالت دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بیوی سے ان جواہرات کے حلق دریافت کیا تو انہوں نے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ جواہرات فروخت کر دیئے اور ایک دینار اپنی بیوی کو دیا اور باقی مال بیت المال میں جمع کروا دیا۔



قصہ نمبر ۶۲

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو تنبیہ فرمانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک اونٹ خریدا اور اسے چراگاہ میں لے گیا۔ جب وہ اونٹ موٹا ہو گیا تو میں اسے بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے گیا۔

اس دوران حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بازار میں تشریف لے آئے۔ انہوں نے جب موٹا چارہ اونٹ دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ اونٹ آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میرا نام سن کر فرمایا۔

”واہ واہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کے کیا کہنے وہ تو امیر المؤمنین کا بیٹا ہے۔“

صورت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس دوران میں بھاگتا ہوا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ یہ اونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے اونٹ خریدا اور اسے چراگاہ میں چھوڑ دیا جب وہ صحت مند ہو گیا تو میں اسے فروخت کرنے کے لئے بازار میں لے آیا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”تم نے اونٹ کو چراگاہ میں چھوڑ دیا اور لوگوں نے اس کو سے

اس کا خیال رکھا کہ یہ امیر المؤمنین کے بیٹے کا اونٹ ہے اس کا
 خیال رکھو۔ اب تم اس اونٹ کو فروخت کرنے کے بعد اپنی اصل
 رقم خود رکھو اور باقی رقم بیت المال میں جمع کرواؤ۔“



قصہ نمبر ۶۲

معاملہ خلافت سے سراسر چھوٹ جاؤں

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کے لئے بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو کچھ ضرورت نہ ہوتی تو چلے جاتے۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نے چند نمازیں پڑھائیں لیکن نماز کے بعد نہ بیٹھے۔ میں نے حضرت یرقاہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا کچھ معاملہ ہے؟ اس دوران حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور ہم سب مل کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ ہوئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مال کثیر سامنے رکھا اور حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت یرقاہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ مال تم لے لو کیونکہ تم دونوں اہل مدینہ میں سب سے زیادہ مال کثیر رکھتے ہو تم دونوں یہ مال آپس میں تقسیم کر لو پھر جو بچ جائے وہ مجھے لوٹا دو۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا یہ مال ان وقت اللہ کے پاس نہیں تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صحابہ کمال بھون کر کھاتے تھے۔ میں نے عرض کیا ہے جگہ یہ مال تب بھی اللہ کے پاس تھا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات

تھے اور یہ مال اگر حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں فتح کے بعد حاصل ہوتا تو حضور نبی کریم ﷺ یہ نہ کرتے جو تم کر رہے ہو۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر حضور نبی کریم ﷺ کیا کرتے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ اس مال کو کھاتے اور دوسروں کو کھلاتے۔ میری بات سن کر آپ رضی اللہ عنہ اس درد کے ساتھ روئے کہ ان کی پسلیاں ایک دوسرے کے اوپر چڑھ گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے روئے ہوئے فرمایا مجھے پسند ہے کہ میں معاملہ خلافت سے سراسر بھٹ جاؤں اور نہ مجھے کچھ فلاح ہو نہ خسارہ۔



قصہ نمبر ۶۴

لباس میں جا بجا پیوند ہوتے تھے

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بصرہ کی جامع مسجد میں ایک محفل میں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زہد کا تذکرہ کر رہے تھے اور وہ ان چیزوں کا تذکرہ کر رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے سینے کو اسلام کے لئے کھولا اور ان دونوں حضرات کی حسن سیرت کا بیان کر رہے تھے چنانچہ میں ان لوگوں کی محفل میں بیٹھ گیا۔ اس محفل میں حضرت اخف رضی اللہ عنہ بن قیس تھیں جیسی بھی تھے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اخف رضی اللہ عنہ بن قیس نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک معرکہ کے لئے عراق کی جانب روانہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں عراق اور فارس کے متعدد شہر فتح کر دئے۔ ہم نے وہاں سے چاندی پائی اور اس سے اپنے لباس بنوائے۔ جب ہم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں دیکھ کر اپنے ہند بھیر لیا۔ ہمیں یہ بات گراں گزری تو ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس عمارت کی سبب دریافت کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایسا لباس استعمال کرتے دیکھا جو حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ نہ استعمال کرتے ہوں چنانچہ ہم گھر واپس گئے اور وہ لباس تبدیل کر کے آئے اور جس لباس میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھا کرتے تھے اسی لباس میں ہم ان کے پاس گئے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور ہم میں سے ہر ایک سے سلام کیا۔ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے مال غنیمت پیش کیا جو آپ رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں میں برابر تقسیم کر دیا۔ اس دوران مال غنیمت میں سے چھوہارے اور کچی کا حلوہ بھی نکلا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی خوشبو سوگھ لی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اللہ کی قسم اے مہاجرین اور انصار کی جماعت اتم میں سے بیٹا باپ سے اور بھائی بھائی سے اس کھانے پر لڑے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کھانے کو ان لوگوں کی اولادوں کے پاس پہنچا دیا جو حضور نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں شہید ہو چکے تھے۔

اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ واپس ہو گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے ان کے جانے کے بعد فرمایا کہ اس شخص کے زہد کو اور اس کے طریقہ کو دیکھو اس شخص نے ہمارے نفوس کو بھی حقیر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں قیصر و کسریٰ کے شہ رخ کر دائے، مشرق و مغرب میں اپنے دین کی سر بلندی کے لئے ہمیں چنا اور جب ہم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں تو ان کے لباس پر جا بجا بخیر ہوتے ہیں۔



قصہ نمبر ۶۵

عجز و انکساری

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو میں تم سے اچھا کھانا کھاؤں اور تم سے نرم کپڑے پہنوں لیکن میں اپنے طبیات کو باقی رکھنا چاہتا ہوں اور آخرت میں طبیات کا خواہاں ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ملک شام شریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے ایسا کھانا پیش کیا گیا جو انہوں نے پہلے بھی نہیں دیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یہ میرے لئے ہے اور جو فقراء و مساکین وصال پا چکے ہیں انہوں نے پہلے بھی جو کی روٹی سے بھی اپنا پیٹ نہ بھرا، ان کے لئے جنت ہے۔ راوی کہتے ہیں یہ فرما کر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دار و قنطار روئے گئے اور فرمائے گئے۔

”اگر ہمارا حصہ اس متاع دنیا سے ہے اور وہ لوگ جنت میں ہیں تو ان کے اور ہمارے درمیان فاصلہ زیادہ ہو گیا ہے۔“



قصہ نمبر ۶۶

مال کے خرچ کا خوف

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا اور جب میں آپ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچا تو میں نے اندر سے آپ رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی۔ میں پریشان ہو گیا کہ شاید کچھ سانحہ پیش آ گیا ہے۔ جب میں گھر کے اندر داخل ہوا تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ مجھے لے کر ایک گوشہ میں داخل ہو گئے جس کے اندر بڑے بڑے پورے رکھے ہوئے تھے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے جانب کرتے ہوئے فرمایا۔
 "آج آل خطاب اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہو گئی، اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ مال مجھ سے پہلے دونوں حضرات (حضرت محمد ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو عطا کرتا کہ وہ میرے لئے اس کے خرچ کا کوئی طریقہ مقرر کرتے۔"

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔

"آپ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بیٹھیں ہم سوچتے ہیں۔"

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ہم لوگوں نے باہم مشورہ

سے طے کیا کہ اہمات المؤمنین کے لئے چار چار ہزار درہم، مہاجرین کے لئے بھی چار ہزار درہم، انصار کے لئے تین تین ہزار درہم اور باقی سب کے لئے دو دو ہزار درہم تجویز کئے گئے۔ اس طرح ہم نے وہ سارا مال تقسیم کر دیا۔



قصہ نمبر ۶۷

دو چیزیں کھانے میں جمع کرنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں والدہ بزرگوار حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور میں اس وقت دسر خوان پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو صدر مجلس میں جگہ دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بسم اللہ شریف پڑھی اور تقریاً اٹھایا۔ پھر مجھے فرمایا مجھے پھکنائی والے کھانے کا مزہ محسوس ہوتا ہے لیکن وہ پھکنائی گوشت کی نہیں۔ میں نے عرض کیا میں بازار میں بولے گوشت کی تلاش میں کیا تھا تا کہ خرید لاؤں۔ میں نے مونا گوشت گراں دیکھا تو ایک درہم کا بولا گوشت خرید لیا اور ایک درہم کا بھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جب دو چیزیں جمع ہو جاتیں تو وہ ایک کو کھایا کرتے اور دوسری کو صدقہ کر دیتے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ آج کھا لیجئے آئندہ میں بھی دو چیزیں جمع نہیں کروں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں کھا سکتا۔



قصہ نمبر ۶۸

غذا انتہائی سادہ تھی

حضرت حبیب بن فرقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حلوے کے کئی ٹوکڑے لے کر آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اس میں کیا ہے؟ میں نے کہا کہ کھانا ہے جو میں آپ رضی اللہ عنہ کے لئے لایا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ صبح ہوتے ہی لوگوں کے کاموں میں لگ جاتے ہیں میں نے بہتر جانا کہ جب آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے فارغ ہوں تو اس میں سے تھوڑا سا کھالیا کریں تاکہ آپ رضی اللہ عنہ کو تقویت پہنچے اور آپ رضی اللہ عنہ کی صحت برقرار رہے۔

حضرت حبیب بن فرقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میری بات سن کر فرمایا۔

”اے حبیب (رضی اللہ عنہ) اس میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ کیا تو نے ہر مسلمان

کو ایسا ٹوکرا دیا ہے۔“

حضرت حبیب بن فرقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا امیر المؤمنین اگر میں قیس کے تمام مال کو بھی خرچ کر دوں تو اب بھی مجھ میں اتنی گنجائش نہیں کہ میں تمام مسلمانوں کو ایسا ٹوکرا بھیجا سکوں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر مجھے بھی اس کی کوئی حاجت نہیں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ شربہ منگوا یا جس میں موٹی روٹیاں اور

سخت گوشت تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کو کھانے لگے اور مجھے بھی کھانے کی دعوت دی۔ میں سفید بوٹی کی طرف ہل گیا اور گمان کیا کہ یہ چربی ہوگی۔ پس وہ پٹھا تھا اور بوٹیوں کا یہ حال تھا کہ میں انہیں چبانا مگر نکل نہ سکا تھا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نظر مجھ سے چوکتی تو میں اس بوٹی کو پیالہ کے پتے میں سرکا دیتا۔ کھانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے فیض کا پیالہ منگوا یا جو سرکہ ہوتے ہوئے پتے گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے پی لو۔ میں نے اس پیالے کو منہ سے لگایا مگر پی نہ سکا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس پیالے کو پی گئے اور پھر مجھ سے فرمایا۔

”اے حبہ (رضی اللہ عنہ) اسنو میں روزانہ ایک اونٹ ذبح کرتا ہوں

لیکن اس کی چربی اور پٹے کا گوشت ان لوگوں کے لئے ہوتا ہے جو

اطراف سے مسلمان آتے ہیں اور اس کی گردن کا گوشت عمر (رضی اللہ عنہ)

کے گمراہوں کے لئے ہوتا ہے جبکہ عمر (رضی اللہ عنہ) خود یہ سونا گوشت

کھاتا ہے اور یہ سخت فیض پاتا ہے جو کہ اطراف کے لوگوں میں پہنچ کر

مضر رہاں ہوتا ہے۔“



قصہ نمبر ۶۹

لباس کی ساوگی

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں اون کا جبہ پہنتے تھے اور اس جبہ پر چابجا پڑے کے پھندہ ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اسی حالت میں بازاروں میں بھی گھومتے اور آپ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر درہ ہوتا جس سے آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو ادب دیتے۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسقف کو اپنا کردہ دیا جس میں چابجا کندر کے پھندہ لگے ہوئے تھے اور جو بچے سے اس وجہ سے پھٹ چکا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سواری پر ایک لمبے ستر میں بیٹھے رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اسقف سے فرمایا کہ اس میں پھندہ لگا دو۔ اسقف نے آپ رضی اللہ عنہ کا کردہ لیا اور اس جیسا ایک کردہ ہی کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اسقف نے کہا یہ آپ رضی اللہ عنہ کا کردہ ہے جس میں نے پھندہ لگا دیا اور یہ کردہ میرے پاس سے آپ رضی اللہ عنہ کے پہنے کے لئے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کردوں کو دیکھا اور پھر اپنے ہی کرتے کو دوبارہ پہنے ہوئے فرمایا کہ اس کا پتڑا پسینہ ہڈپ کرنے کے لئے اچھا ہے۔



قصہ نمبر ۷۰

دنیاوی چیزوں سے

لطف اندوز نہیں ہوتے تھے

حضرت چار بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میری حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی کہ میرے ہاتھ میں ایک درہم کا گوشت تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ گروہوں کی فرمائش پر ایک درہم کا گوشت خریدتا ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”تم میں سے کوئی ایک اس بات کا ارادہ کیوں نہیں کرتا کہ اپنے

بیت کو اپنے بڑائی اور اپنے عجیرے بتائیں کہ تم نے بھکاری کے

کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ تم اپنی لذت کی چیزیں

وہی آدمی میں داخل کر چکو جو اور ان کو خوب برت چکے ہو۔“

حضرت چار بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کی بات سن کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش یہ ایک درہم مجھ سے کر گیا۔

پھر میری ملاقات حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔



قصہ نمبر ۲۱

پاک دامن عورت کی مانند اس کا نکاح کرو

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ

”میری ایک بیٹی تھی جسے میں نے زمانہ جاہلیت میں ترمودہ و گوز

نے کر دیا تھا مگر مرنے سے پہلے اسے قبر سے نکال لایا اور اس نے

ہمارے ساتھ زمانہ اسلامی پالیا اور اب اسلام لے آئی۔ جب

وہ اسلام لے آئی تو اس نے ایک ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس سے

اس پر حدود اللہ عائد ہوتی تھی۔ اس لڑکی نے چھری اٹھائی

تاکہ اپنے آپ کو ذبح کر دے۔“

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس شخص نے کہا کہ

”میں نے اس کو پکڑ لیا اور وہ اپنی گردن کی بعض درگیں تراش بھی

چکی تھی، ہم لوگوں نے اس کا علاج کیا یہاں تک کہ وہ ابھی ہو

گئی اس کے بعد پھر وہ توبہ کی طواف منقطع ہوئی اور بڑی بڑھپیا

توبہ کی۔ جب قوم میں سے اس کا رشتہ آیا تو میں نے ان کو اس

کی وہ حالت جس پر وہ (پہلے) تھی بتا دی۔“

یہ سن کر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

”جس چیز کی اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی کی ہو تو اس کے ظاہر کرنے کا قصد کرتا ہے؟ خود کی جسمانی گرفتار کرنے کی شخص سے بھی اس حالت کا اظہار کیا تو میں تجھے وہ سزا دوں گا جو تمام شہر والوں کے لئے باعث عبرت ہو جائے۔ جاؤ اس کا نکاح کر، جیسی طرح کہ ایک پاک دامن مسلمان عورت کا نکاح کیا جاتا ہے۔“

[illegible][illegible]

1. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

کتابخانه پانچویں نمبر کے لئے وقف ہے۔

فصل اول در بیان احوال و حال

قصہ نمبر ۷۲

جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرے اسے ظاہر نہ کرو

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اس نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! میں نے ایک بچہ پایا اس پر ایک مصری سفید کپڑا تھا جس میں سو دینار تھے۔ میں نے اس بچہ کو لیا اور اس کے لئے ایک دودھ پلانے والی اجرت پر لی سب چار عورتیں میرے پاس آئی ہیں اور اس کو بیکار کرتی ہیں کہ یہ ان کا بچہ ہے۔ میں یہ نہیں جان پارہی کہ اس بچے کی ماں کون ہے؟

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے کہا کہ جب وہ آئیں تو تم مجھے بلا لینا چنانچہ اس عورت نے آپ رضی اللہ عنہ کو بلا لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں میں سے ایک عورت سے پوچھا کہ تم میں سے اس بچے کی ماں کون ہے؟ اس عورت نے کہا۔

”اللہ کی قسم! اے عمر (رضی اللہ عنہ) اتم نے کوئی بھڑکام نہیں کیا جس عورت کی اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی فرمائی ہے آپ رضی اللہ عنہ اس کا پردہ ظاہر نہ کریں۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت جس کے پاس بچہ تھا اس سے

فرمایا۔

”جب یہ عورتیں حیرت سے اس کے کمرے میں آئیں تو ان سے ہرچہ کہنے لگا
 کیا کرو بلکہ ان کو بچے کے ساتھ احسان کرنے دو یہاں تک کہ
 یہ وہاں سے چلی جائیں۔“



قصہ نمبر ۷۳

مہمان کی عزت افزائی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس وقت تکبہ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنا تکبہ ان کے آگے کر دیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کا یہ فعل دیکھ کر فرمایا۔

”بے شک اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا ہے۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ اس بارے میں دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ تکبہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ تکبہ میرے آگے رکھ دیا اور مجھ سے فرمایا۔

”اے سلمان (رضی اللہ عنہ) ! کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی ہے اور اس کی عزت افزائی کرے یہاں تک اس کے لئے تکبہ اے مگر اللہ تعالیٰ اس کی منتظرت کر دے۔“



قصہ نمبر ۷۴

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کا احترام

حضرت ابی یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس عورت سے ملے جس کا نام خولہ (رضی اللہ عنہا) ہے۔ یہ لوگوں کے ساتھ جلی جا رہی تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے قائلے کو ٹھہرایا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی بات سنی اور ان کی جماعت چھٹی اسے پورا کیا۔ اس روز ان آپ رضی اللہ عنہ کے قائلے میں سے ایک شخص نے کہا امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ ایک عورت کے روکنے پر رک گئے؟

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تجھ پر الجھوس ہے، کیا تو جانتا ہے کہ یہ عورت کون تھی؟ اس آدمی نے کہا کہ میں نہیں جانتا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ خولہ بنت اخطبہ رضی اللہ عنہا تھیں، اللہ نے ان کی حفاظت ساتویں آسمان سے بھی اور یہی تھی۔ اللہ کی قسم اگر یہ میرے پاس تمام رات بھی کھڑی رہیں میں ان کی بات سناتا۔



قصہ نمبر ۷۵

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

کی تعریف فرمانا

حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کے سامنے حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ کو برا بھلا کہا۔ آپؓ نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر حضور نبی کریمؐ کے روضہ پر چلے گئے اور اس شخص سے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ روضہ کس کا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ یہ روضہ حضور نبی کریمؐ کا ہے۔ آپؓ نے فرمایا تو تو جس شخص کے بارے میں برا بھلا کہتا ہے وہ ان کے خاندان کا فرد ہے، ان کا بچا زلو بھائی ہے اور ان کا والد ہے مگر تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ کا تذکرہ اچھے الفاظ میں نہیں کرتا تو تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ کے ساتھ ساتھ ان کو بھی تکلیف پہنچاتا ہے۔



قصہ نمبر ۶۶

قافلے کی حفاظت فرمانا

ایک مرتبہ ایک قافلے نے مدینہ منورہ سے باہر چلاؤ ڈالا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو رات کے وقت آپ رضی اللہ عنہ اس قافلے کی حفاظت کے لئے چلے گئے تاکہ ان کا کوئی سامان چھوٹا نہ ہو جائے۔ راستے میں آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اچھی رات گئے آپ رضی اللہ عنہ کہاں جا رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ فلاں قافلے نے مدینہ منورہ سے باہر چلاؤ ڈالا ہے میں اس کی حفاظت کے لئے جا رہا ہوں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گئے۔ پھر دونوں حضرات رات بھر قافلے کی حفاظت کرتے رہے یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قافلے والوں کو پکارا کہ اٹھو! نماز فجر کا وقت ہو گیا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔



قصہ نمبر ۷۷

منافق کا سر قلم کر دیا

ایک مرتبہ ایک منافق حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کسی فیصلے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فیصلہ اس کے خلاف سنایا۔ وہ منافق حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور آپ ﷺ سے فیصلہ کرنے کو کہا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو حضور نبی کریم ﷺ کے پاس فیصلے کے لئے نہیں گیا۔ اس نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فیصلہ میرے خلاف سنایا ہے اس لئے میں آپ ﷺ کے پاس فیصلے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس منافق کی یہ بات سنی تو تلواریں نکال کر اس کا سر قلم کر دیا اور فرمایا کہ تو نے حضور نبی کریم ﷺ کا فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا حیران فیصلہ میری تلوار نے کر دیا۔



قصہ نمبر ۷۸

عوام کا خادم

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ معمول کے مطابق مدینہ منورہ کی گلیوں میں گشت فرما رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ دوران گشت شہر سے باہر نکل گئے۔ شہر سے باہر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک خیر لگا دیکھا جس کے دروازے پر ایک اجنبی شخص نہایت پریشانی کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے پاس جا کر اس شخص کی پریشانی دریافت کی تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے بے رنجی برتنے ہوئے کہا کہ میاں اجاڑ تم اپنا کام کرو تم کون ہوتے ہو مجھ سے پوچھنے والے؟

اس دوران حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی عورت کے کراہنے کی آواز سنی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا کہ تم مجھے بتاؤ تو کسی کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میری بیوی حاملہ ہے اور اس وقت اس کے پاس کوئی عورت موجود نہیں اور نہ ہی میرے پاس کچھ سامان موجود ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس شخص کی بات سن کر گھر تشریف لے گئے اور اپنی زوجہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بہت حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لیا اور ساتھ ہی کھانے پینے کا سامان اور دوسرا کچھ سامان لیا اور اس شخص کے پاس پہنچے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ خیمے کے اندر چلی گئیں اور آپ رضی اللہ عنہ باہر اس شخص کے پاس موجود رہے۔ جب بچے کی ولادت ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ تم پریشان مت ہونا

صبح میرے پاس آنا میں تمہاری دہلی مدد بھی کروں گا اور تمہارے بچے کا وظیفہ بھی مقرر کروں گا۔ اس شخص نے پوچھا کہ آپ ﷺ کون ہیں؟

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عوام کا خادم عمر (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ اس شخص نے جب آپ ﷺ کا نام سنا تو اسے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ تو امیر المومنین ہیں وہ پریشان ہوا اور معذرت کرنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں عوام کا خادم ہوں۔



قصہ نمبر ۷۹

یہ تحریر میرے ساتھ قبر میں رکھ دینا

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دورانِ گشت ایک بوڑھی اور نادار عورت سے ملاقات ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے خیریت دریافت کی تو اس نے امیر المومنین کو کونسا شروع کر دیا۔ وہ بوڑھی عورت یہ نہ جانتی تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ ہی امیر المومنین ہیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے امیر المومنین کو کونسنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ جب سے وہ امیر المومنین بنے ہیں انہوں نے میری کوئی مدد نہیں کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی عورت سے معذرت کی اور اس کی بھرپور مالی امداد کی۔

جب اس بوڑھی عورت کو پتہ چلا کہ وہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بات کر رہی ہے تو وہ اپنے رویہ پر نام نہ ہوئی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی عورت سے فرمایا کہ

”اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں، غلطی میری تھی جو میں نے تم پر توجہ نہ کی۔“

اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے ایک تحریر لکھوائی کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میرے حقوق کی ادائیگی میں

جو کوتاہی کی تھی میں نے اس پر انہیں معاف کیا۔ آپ ﷺ نے یہ تحریر اپنے بیٹے کو دی اور اس سے فرمایا کہ

”جب میں وصال پا جاؤں تو یہ تحریر میرے ساتھ قبر میں رکھ دیتا۔“



قصہ نمبر ۸۰

تھپسالی میں لوگوں کی

مالی و اخلاقی معاونت فرمانا

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ زمانہ کے سال لوگ تھپسالی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو مقرر کیا جو ان کی نگہداشت کریں اور ان پر کھانا اور ترکاری تقسیم کریں چنانچہ اس کام کے لئے یزید بن ابیہ، مسود بن عکرم، عبدالرحمن بن عبدالقاری، عبداللہ بن حبیب بن مسعود رضی اللہ عنہم مقرر کیے گئے۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب شام ہوئی تو یہ لوگ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوتے اور آپ رضی اللہ عنہ کو ہر چیز کی اطلاع دیتے جس چیز کی ضرورت ہوتی۔ ان حضرات میں سے ہر ایک مدینہ منورہ کی ہر سمت میں مقرر تھا اور آگے واپس اعراب حمیر کے سرے سے راجی تک، یعنی حارثہ تک اور بنی عبدالاسہل تک اور رعیج تک اور بنی قریظہ تک پہنچے ہوئے تھے اور ان کی بعض جماعتیں بنی سلمہ کے اطراف تک تھیں اور یہ لوگ چاروں طرف مدینہ کے پہنچے رہتے تھے۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ لوگ ان کے پاس عشاء کا کھانا کھا رہے تھے کہ

جن لوگوں نے ہمارے پاس کھانا کھایا ان کا شمار کرو۔ چنانچہ اگلی رات ان کا شمار کیا گیا تو یہ سات ہزار نفر تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”

”وہ خاندان والے لوگ جو ہمارے پاس نہیں آئے اور مریض

اور بچے ان کو بھی شمار کرو۔“

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کا شمار کیا گیا تو ان کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ پھر کچھ دنوں تک لوگوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آنے والوں کے لئے حکم دیا کہ ان کی دیکھ بھال بھی اسی طریقے سے کی جائے جس طرح پہلے والوں کی ہو رہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارش ہوئی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو واپس جانے کا حکم دیا اور وہ لوگ اپنے اپنے علاقوں کو روانہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ان کو واپسی کے لئے زاور راہ اور دیگر سامان دیا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو خدمت کے لئے مقرر کیا تھا وہ لوگ حج فجر کے بعد ہاٹریاں بڑھا دیتے جس میں دلیہ پکنا جو مریضوں کو کھلایا جاتا اور حربہ پکایا جاتا اور آپ ﷺ روشن زینوں کے متعلق حکم دیتے جو بڑی ہاٹریوں میں آگ پر رکھ کر جوش دیتے اور جب اس کی گرمی اور حرارت ختم ہو جاتی تو پھر روٹی چوری جاتی پھر اس تیل سے اس میں سالین ملایا جاتا، اس تیل سے عرب گرمائی حاصل کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس تمام عرصہ میں اپنے گھر والوں اور خود کے لئے ایک قعر بھی نہ چکھنا اور بس اسی پر اکتفا کیا جو لوگوں کے ساتھ کھا لیتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ہی دمعہ دی۔

قصہ نمبر ۸۱

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی بیٹی

حضرت حسنؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ نے ایک بچی کو دیکھا جو بہت ہی نازک تھی اور نہایت دلی پتلی تھی۔ آپؓ نے دریافت فرمایا یہ بچی کس کی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عرض کیا یہ بچی آپؓ کی ہی بیٹی ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروقؓ نے دریافت فرمایا یہ میری کون سی بیٹی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عرض کیا یہ میری بیٹی ہے۔ آپؓ نے دریافت کیا اس کی یہ حالت کیسی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عرض کیا کہ آپؓ کے حامل اس پر غصہ نہیں کرتے؟ آپؓ نے فرمایا یہ سزاوار

”ہاں اخلا کی قسم یہی بات ہے تجھے حیرا بچہ کسی قدر پیدا ہے تو“

اپنی اولاد پر خود غصہ کرتے۔

○ — ○ — ○

قصہ نمبر ۸۲

خوف خداوندی

حضرت اسماعیل بن عمر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بحرین سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خبر اور سک آ یا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں کوئی ایسی عورت پاتا جو اچھا تو لیتی اور میرے لئے اس خوشبو کو تو لیتی یہاں تک کہ میں اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرما دوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زہد حضرت عائشہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اچھا تو لیتی ہوں آپ رضی اللہ عنہ مجھے دیکھئے میں اسے قول دوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! مجھے ڈر ہے کہ تو اسے لے اور اس طرح کرے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیاں اپنی کانوں کے بالوں کے پاس لگائیں اور اس کے ذریعہ اپنی گردن چڑھاتے پھیرے پس تجھے مسلمانوں سے کچھ زیادہ مل جائے۔



قصہ نمبر ۸۲

لوگوں کے مابین عداوت کے

خوف سے آنسو بہانا

حضرت ابوستان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں وہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس مہاجرین اور عین کی ایک جماعت تشریف فرما تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بھیج کر ایک سبط طلب کیا جو کہ ایک برتن تھا اور مرانی قلم سے لایا گیا تھا، اس میں ایک انگلی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود ایک بچے نے اس انگلی کو منہ میں ڈال لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بچے کے منہ سے وہ انگلی نکالی اور اس کے بعد رونا شروع کر دیا۔ مہاجرین نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس رونے کی وجہ دریافت کی اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دشمنوں پر غالب کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے دین اسلام کو تقویت بخشی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جب کسی قوم پر دنیا فتح کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت تک ان میں عداوت اور بغض ڈال دیتا ہے اور میں اسی وار سے روتا ہوں۔“



قصہ نمبر ۸۴

کاش میں ایک تنکا ہوتا

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قلب میں خوشگوار خداوندی اس قدر تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اگر خدا آئے کہ ایک شخص کے سوا تمام لوگ جنت میں جائیں گے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ بد قسمت شخص میں ہی نہ ہوں۔ ایک مرتبہ راستہ میں سے تنکا اٹھایا اور کہنے لگا کہ کاش میں بھی ایک تنکا ہوتا اور مجھے میری ماں نے پیدا ہی نہ کیا

ہوتا۔

○ ○ ○

○ ○ ○

قصہ نمبر ۸۵

جوانی سے نفع اٹھائیں اور پڑھائیے کا خیال نہ رکھیں

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گزرا ایک ضعیف شخص کے پاس سے ہوا جو بھیک مانگ رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے بھیک مانگنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ مجھ پر جزیہ لگایا جاتا ہے میں سب سے غریب ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ اسے اپنے گھر لے گئے اور کچھ نقدی عطا کی اور بیت المال کے گھرانہ کو ایک رقم دے کر اس کی ڈی کے لئے بھی کچھ روپیہ مقرر کیا جائے یہ انصاف نہیں ہے کہ ہم جوانی سے نفع اٹھائیں اور پڑھائیے میں ان کا خیال نہ رکھیں۔

قصہ نمبر ۸۶

آدمی کا چچا اور اس کا باپ ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو صدقات کی وصولی کے لئے بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہ صدقات کی وصولی کے لئے روانہ ہوئے تو پہلے شخص حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ ملے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے ابوالفضل (رضی اللہ عنہ) اپنی زکوٰۃ لے۔

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میرا اور تمہارا معاملہ ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک آپ (رضی اللہ عنہ) کا حرج بلند نہ ہوتا تو میں اس پر عمل کرتا جس کا حکم مجھے دیا گیا ہے۔

پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور سارا ماجرا انہیں بیان کیا۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے مجھے صدقات کی وصولی کے لئے بھیجا ہے مجھے پہلے شخص جو ملے وہ آپ ﷺ کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے مجھ سے ایسی بات کہی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تم جانتے نہیں کہ آدمی کا چچا اور اس کا باپ ایک ہی درجہ کی دو شاخیں ہیں اب تم ان سے کچھ نہ کہنا انہوں نے اپنی دو سال کی زکوٰۃ جمع کروا رکھی ہے۔"



قصہ نمبر ۸۷

ایک نوجوان کی گریہ وزاری نے جگر جلادیا

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا۔
”اے عمر (رضی اللہ عنہ) اکیوں روتے ہو؟“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا دو دلاڑے پر کھڑے ہوئے نوجوان کی گریہ وزاری نے میرا جگر جلادیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے اندر لاؤ۔ جب جوان حاضر خدمت ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا اے جوان اتم کس لئے رورہے ہو؟ اس جوان نے عرض کیا میں اپنے گناہوں کی کثرت اور دب ذوالجلال کی ناراضگی کے خوف سے رورہا ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا تو نے شرک کیا ہے؟ اس نوجوان نے کہا نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا تو نے کسی کو ناحق قتل کیا ہے؟ اس نوجوان نے عرض کیا نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تیرے گناہ ساتوں آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں کے برابر ہوں تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تجھے بخش دے گا۔ وہ نوجوان بولا یا رسول اللہ ﷺ میرا گناہ ان سے بھی بڑا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا حیرانگاہ بولا یہ کس کا ہے؟ اس

نو جوان نے عرض کی میرا گناہ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا عرض
الہی؟ اس نو جوان نے عرض کیا میرا گناہ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا یا
رب ذوالجلال؟ اس نو جوان نے عرض کیا رب ذوالجلال بہت عظیم ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ جرم عظیم کو رب عظیم ہی معاف فرماتا
ہے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم مجھے اپنا گناہ بتاؤ۔ اس نو جوان نے عرض کیا
مجھے آپ ﷺ کے سامنے عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے
فرمایا کوئی بات نہیں تم بتاؤ۔ اس نو جوان نے عرض کیا میں سات سال سے کفن چوڑی
کر رہا ہوں، انصار کی ایک لڑکی فوت ہو گئی تھیں اس کا کفن چرانے چاہیچھا، میں نے
قبر کھود کر کفن لے لیا اور چل پڑا کچھ ہی دور گیا تھا مجھ پر شیطان غالب آ گیا اور میں
اٹنے قدم واپس پھینچا اور لڑکی سے بدکاری کی۔ میں گناہ کر کے ابھی چند ہی قدم چلا تھا
کہ لڑکی کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی اے جوان! خدا تجھے جارت کرے تجھے اس ٹھہان کا
خوف نہیں آیا جو ہر مظلوم کو خالم سے اس کا حق دلاتا ہے تو نے مجھے مردوں کی جماعت
سے برہنہ کر دیا اور دوبارہ خداوندی میں ناپاک کر دیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جب یہ سنا تو فرمایا دور ہو جا اے بد بخت! تو ہمارے
جہنم کا مستحق ہے۔ وہ نو جوان وہاں سے روٹا ہوا اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوا نکل
گیا۔ جب اسے اسی حالت میں چالیس دن گزر گئے تو اس نے آسمان کی طرف نگاہ
کی اور کہا اے محمد و آدم و ابراہیم علیہم السلام کے رب! اگر تو نے میرے گناہ کو بخش دیا ہے تو
حضور نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام علیہم السلام کو مطلع فرما دے ورنہ آسمان
سے آگ بجھ کر مجھے جلا دے اور جہنم کے عذاب سے بچا لے۔

اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور کہا آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے کہ مخلوق کو تم نے پیدا کیا ہے؟

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”نہیں بلکہ مجھے اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اسی

نے رزق دیا ہے؟“

تب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس نوجوان

کی توبہ قبول کر لی ہے پس حضور نبی کریم ﷺ نے اس جوان کو بلا کر اسے توبہ کی قبولیت کی خوشخبری سنائی۔



قصہ نمبر ۸۸

کبیل کا لباس پہنا دیا

حضرت عیاض رضی اللہ عنہ کے ہارے میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ وہ ہار یک لباس استعمال کرتے ہیں حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ نے سختی سے منع کر رکھا تھا کہ کوئی شخص ہار یک لباس استعمال نہ کرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حمزہ بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو حقیقت کے لئے مصر بھیجا اور جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ ہار یک لباس استعمال کرتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں کبیل کا لباس پہنا دیا۔



قصہ نمبر ۸۹

اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! تم مجھے

یوں ملامت نہ کرو

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک صحابہ
حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا ایک اونٹ پر سوار چلے جا رہے ہیں۔ میں نے
پوچھا۔

”امیر المومنین! کہاں جا رہے ہیں؟“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ گم ہو گیا ہے اسے تلاش
کر رہا ہوں۔“

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا۔

”آپ رضی اللہ عنہ نے بعد میں آنے والے خلفاء کو مشکل میں ڈال دیا
ہے۔“

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا۔

”اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! مجھے ملامت نہ کرو رب ذوالجلال کی قسم!
جس نے محمد ﷺ کو نبی برحق بنا کر بھیجا اگر وہ اپنے قرات کے

کنارے ایک سالہ بچہ بھی مر جائے تو قیامت کے دن
 اس کے بارے میں مجھ سے مواخذہ ہوگا کیونکہ اس امیر کی کوئی
 عزت نہیں جس نے مسلمانوں کو ہلاک کر دیا اور نہ ہی اس بد بخت
 کا کوئی مقام ہے جس نے مسلمانوں کو غرقِ درہ کیا۔“



قصہ نمبر ۹۰

اللہ اس وقت تک ذلیل نہیں کرتا
جب تک برائی حد سے نہ گزرے

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کو پیش کیا گیا جو چور تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تحقیقات کے بعد اس شخص کے ہاتھ کاٹنے کا حکم جاری کر دیا۔ اس شخص نے عرض کیا میں نے پہلی مرتبہ چوری کی ہے آپ رضی اللہ عنہ مجھے معاف کر دیں آئندہ میں چوری نہیں کروں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم غلط کہتے ہو تم نے اس سے پہلے بھی کئی بار چوری کی ہے۔ اس شخص نے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی تو اس شخص نے اقرار کر لیا کہ وہ اس سے قبل بھی کئی مرتبہ چوری کر چکا ہے۔ پھر اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میرے سوا ان چوروں کو کوئی نہیں جانتا آپ رضی اللہ عنہ کو اس کا علم کیسے ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک کسی شخص کو ذلیل نہیں کرتا جب تک اس کی برائی حد سے نہ گزر جائے۔



قصہ نمبر ۹۱

قرض کی ادائیگی کی فکر

حضرت عمرو بن مہوم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بوقت وصال اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھو میرے اوپر بیت المال کا کتنا قرض ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ چھیالیس ہزار۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میرا تمام مال فروخت کر کے رقم بیت المال میں جمع کرا دینا اور اگر یہ رقم کافی ہو تو پھر اپنے مال سے اس کو ادا کرنا اور اگر پھر بھی نا کافی ہو تو نئی صدی بن کعب سے لے لینا اور اگر پھر بھی قرضہ پورا نہ ہو تو قریش سے قرضہ کی ادائیگی کا سوال کرنا اور ان کے علاوہ کسی سے نہ کہنا۔



قصہ نمبر ۹۲

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو مقدم رکھنا

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ سواری اور مال برداری کے اونٹوں میں ایک اندھی اونٹنی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ اونٹنی کبھی کودے گا، وہ اس سے نفع اٹھائے۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ وہ اونٹنی اندھی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ اسے اونٹوں کی قطار میں ہاتھ لیس کے وہ ان کے ساتھ پھرتی رہے گی میں نے کہا وہ زمین سے گھاس وغیرہ کیسے کھائے گی؟ آپ نے فرمایا وہ جزیہ کے جانوروں میں سے ہے یا صدقہ کے؟ یہاں وجہ سے پوچھا کہ جزیہ کا جانور مالدار اور فقیر دونوں کھا سکتے ہیں اور صدقہ کا جانور صرف فقیر ہی کھا سکتا ہے میں نے کہا نہیں وہ جزیہ کے جانوروں میں سے ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! تم لوگوں نے تو اسے کھانے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ میں نے کہا میں ویسے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اس پر جزیہ کے جانوروں کی نشانی لگی ہوئی ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ذبح کرنے کا حکم دیا چنانچہ اسے ذبح کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس نو چوڑے پیالے تھے اور حضور نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی نو قمیصیں اس وجہ سے ان کی تعداد کے مطابق پیالے آپ رضی اللہ عنہ نے بہار کئے تھے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان اونٹنی کا گوشت ان پیالوں میں ڈالا

اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس بھیج دیا اور جو گوشت بچ گیا اسے پکانے کا حکم دیا۔ جب وہ پک گیا تو ہاجرین و انصار کو بلا کر انہیں کھلایا۔

قصہ نمبر ۹۳

میزبانی کا حق

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے نواح میں واقع ایک گاؤں میں پہنچے اور اس گاؤں میں یہودیوں کی تعداد زیادہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا یہاں کسی مسلمان کا بھی گھر ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہاں ایک بدو مسلمان رہتا ہے جو بہت غریب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس بدو کے پاس گئے اور اس بدو نے اپنی بیوی سے کہا کہ ایک مہمان آیا ہے اس کے کھانے کا انتظام کرو۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں تھوڑے سے جو کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ بدو بولا کہ تم گندم کا آٹا کسی سے ادھار لے آؤ۔ بدو کی بیوی نے ہمایوں سے پتہ کیا مگر کہیں سے گندم کا آٹا نہ ملا۔ اس نے مجبوراً جو کی روٹیاں بنا لیں اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دی گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو خیال آیا کہ یہ بدو اور اس کی بیوی کے علاوہ ان کے قین چپے بھی ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے روٹیوں کا چھٹا حصہ یعنی آدھی روٹی کھائی اور باقی بدو اور اس کے گھر والوں کے لئے چھوڑ دیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ وہاں سے رخصت ہوئے تو اس بدو سے فرمایا کہ تم جب بھی مدینہ منورہ آؤ تم عمر (رضی اللہ عنہ) کے حقائق پوچھ لینا۔

کچھ عرصہ بعد وہ بدو اور اس کی بیوی مدینہ منورہ آئے اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حقائق دریافت کیا۔ جب وہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان دنوں آپ رضی اللہ عنہ کا قماربازی مال مدینہ منورہ پہنچا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وہ تمام مال اس بدو کو عطا کر

دیا۔ پھر جب آپ ﷺ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ کو تمام واقعہ سنایا اور دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں نے ان کی میزبانی کا حق ادا کر دیا؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے ان کی میزبانی کا حق ادا نہیں کیا اور وہ غریب تھے مگر پھر بھی انہوں نے تمہاری مہمان نوازی کی اور اوصار لینے سے بھی دریغ نہ کیا اور اپنی قوت سے بڑھ کر تمہاری خدمت کی جبکہ تمہارے پاس مال موجود تھا چنانچہ تمہارا مال انہیں عطا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔



قصہ نمبر ۹۴

غرور کا علاج

حضرت عمرؓ بن خالدؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کی ایک صاحبزادے ہالوں میں کھٹکے اڑھو لباں پہنے آپؓ کے پاس آئے تو آپؓ نے انہیں در سے مارے جن پر وہ روئے گئے۔ اس پر ام المومنین حضرت ام حفصہؓ نے بھائی کا قصور دریافت کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اسے مغرور دیکھا چنانچہ اس کے غرور کا یہی علاج تھا کہ میں اسے اس در سے مارا۔



قصہ نمبر ۹۵

تم نے مجھے اس عظیم ذات کی یاد دلا دی

حضرت مالک الدرداء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مجھ پر خصر آگیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مارنے کے لئے کوڑا اٹھایا۔ میں نے فوراً کہا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔ میری بات سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً کوڑا پیچ دیا اور مجھ سے کہنے لگے کہ ”تم نے مجھے اس عظیم ذات کی یاد دلا دی۔“



قصہ نمبر ۹۶

ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو شہادت کی بہت آرزو تھی اور آپ رضی اللہ عنہ اس کے لئے اکثر و بیشتر دعا بھی کیا کرتے تھے اور اپنی اس خواہش کا اظہار حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ سے بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ احد پہاڑ نے کامیاب شروع کر دیا۔ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ نے احد پہاڑ کو ٹھوکر لگائی اور فرمایا۔

”اے احد پہاڑ! ٹھہر جا! اس وقت تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق

اور دو شہید موجود ہیں۔“



قصہ نمبر ۹۷

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب فیروز ابلولو نے والد بزرگوار حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر حجر سے وار کئے اور آپ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو گمان گزرا کہ شاید میرا قتل کسی مسلمان نے کیا ہے جسے وہ نہیں جانتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان کو اپنے قریب بٹھانے کے بعد ان سے پوچھا کہ میری خواہش ہے کہ میں جان لوں کہ کیا مجھے قتل کرنے والا مسلمان ہے؟ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو باہر نکلے تاکہ جان سکیں کہ کیا اس قاتل کا تعلق مسلمانوں کی جماعت سے ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے باہر نکل کر دیکھا تو حسبِ روئے رہے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے واپس آ کر بتایا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والا مسلمان نہیں بلکہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام فیروز ابلولو ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بات سنی تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ان کو قتل کرنے والا مسلمان نہیں ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”میں نے لوگوں سے فرمایا تھا کہ تم اپنے پاس بھی کافر غلاموں کو نہ لاؤ لیکن تم لوگوں نے میرا کہا نہیں مانا۔“

اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور میرے بھائیوں کو بلا لاؤ۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کون سے بھائی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان حضرات کو بلانے پہلے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ میری گود میں سر رکھ کر بیٹ گئے۔ جب تمام حضرات اکٹھے ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ چھ حضرات کو لوگوں کا سردار اور ان کی قیادت کرنے والا پاتا ہوں اور یہ خلافت تم حضرات میں چھوڑتا ہوں اور جب تک تم میں اختلاف نہ رہے گی لوگوں کو بھی خلافت پر استقامت حاصل رہے گی اور جب تم میں اختلاف ہوگا تو پھر لوگوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم تین دن تک لوگوں سے مشورہ کرنا اور خود میں سے ایک شخص کو خلیفہ چن لینا اس دوران حضرت مصعب رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر حبیب کو بلایا گیا جس نے آپ رضی اللہ عنہ کو دودھ پینے کے لئے دیا جو آپ رضی اللہ عنہ کے دھنوں سے باہر نکل آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اس وقت میرے لئے ساری دنیا ہوتی تو آئندہ آنے والی دھنوں سے بچنے کے لئے میں اسے صدقہ کر دیتا اور دیتا کہاں؟ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے سوائے بھائی کے اور کچھ نہیں دیکھا۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر دے، حضور نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کو آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے مضبوط فرمائے

اور جب مسلمان مکہ میں خوف میں مبتلا تھے تو آپ ﷺ نے اسلام قبول کیا اور دین اسلام کو تقویت بخشی۔ آپ ﷺ نے ہجرت کی اور آپ ﷺ کی ہجرت ہم مسلمانوں کے لئے فتح مکہ کا جیسا خیمہ ثابت ہوئی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے شانہ بشانہ آپ ﷺ ہر غزوہ میں شامل رہے اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اپنا وزیر مقرر کیا اور ان کے وصال کے بعد آپ ﷺ خلافت کے سب سے زیادہ اہل تھے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے دین کا پرچم عرب سے نکال کر عجم میں بھی بلند کیا اور آپ ﷺ کی کوششوں سے بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے اپنے دین کو وسعت عطا فرمائی یہاں تک کہ آپ ﷺ کو مرتبہ شہادت پر فائز کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا کلام سنا تو فرمایا اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کیا تم روزِ حشر میرے لئے گواہی دو گے؟ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بلاشبہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا سب قبریں اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا میرا رخسار زمین سے ملا دو اور پھر اپنا رخسار اور دلائی زمین پر ٹیک دی۔ اس کے بعد آپ ﷺ وصال پا گئے۔



قصہ نمبر ۹۸

حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں سپردہ خاک ہونے کی خواہش

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں سپردہ خاک ہونے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور ان سے والد بزرگوار کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن میں عمر رضی اللہ عنہ کی ذات کو خود پر ترجیح دیتی ہوں اور یہ جگہ ان کو عطا کرتی ہوں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب بتایا گیا کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جگہ مرحمت فرمادی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ میرے سر کے نیچے سے ٹکڑے ہٹا دو تاکہ میں اپنا سر زمین سے لگا سکوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں۔



قصہ نمبر ۹۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وصیت

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور میرے کفن میں میانہ روی اختیار کرنا اور اسراف نہ کرنا کیونکہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی ہارگاہ میں مقبول ہوا تو مجھے دنیا سے بہتر کفن مل جائے گا اور اگر میں اللہ تعالیٰ کی ہارگاہ میں مقبول نہ ہوا تو یہ کفن بھی میرے پاس نہیں رہے گا اور مجھ سے جھین لیا جائے گا۔ میری قبر کو زیادہ لمبی اور چوڑی نہ کرنا کیونکہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مستحق ہوا تو وہ میری قبر کو حد نگاہ وسیع کر دے گا ورنہ میری قبر چنی مرئی چوڑی ہو وہ اتنی ٹھک کر دی جائے گی کہ میری پسلیاں ٹوٹ جائیں۔



قصہ نمبر ۱۰۰

امر خلافت کے لئے چھ نامزدگیاں

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال کا وقت قریب آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے آپ رضی اللہ عنہ سے غلیظہ کی نامزدگی کا مطالبہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم جا کر حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو بلا لاؤ۔ جب یہ حضرات خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خلافت کا امر تمہارے سپرد کرتا ہوں کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے وصال کے وقت تم سب سے راضی تھے اس لئے میں یہ امر تمہارے سپرد کرتا ہوں اور تم خود میں سے ایک شخص کو غلیظہ مقرر کر لو۔



کتابیات

- ۱۔ بخاری شریف از امام اسماعیل بخاری رحمہ اللہ
- ۲۔ مسلم شریف از امام محمد مسلم رحمہ اللہ
- ۳۔ تفسیر ابن کثیر از حافظ ابو القاسم اسماعیل بن ابن کثیر رحمہ اللہ
- ۴۔ مشکوٰۃ شریف
- ۵۔ ترمذی شریف
- ۶۔ تفسیر روح البیانی
- ۷۔ مسند امام احمد
- ۸۔ تاریخ طبری
- ۹۔ فتوحات مصر و فارس
- ۱۰۔ شاہکار عدالت
- ۱۱۔ کنز العمال
- ۱۲۔ شعب الایمان
- ۱۳۔ تفسیر کبیر
- ۱۴۔ تفسیر غازی
- ۱۵۔ کرامات صحابہ
- ۱۶۔ سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ از حبیب القادری



اکبر پبلشرز

Ph: 043 - 37382022